

میزان الصرف

مع منشعب
و
اردو حواشی

تصنیف: علامہ سراج الدین ابن عثمان رحمتہ اللہ علیہ

ترجمہ: شیخ شمس الدین عبد الرزاق بختراوی حجازی

مصنف منشعب

ملاحم زہد یونی



مکے تبہ قادریہ لاہور

میزان الصرف

مع منشعب

و

اردو حواشی

تصنیف: علامہ سراج الدین ابن عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ
تحشیہ: مولانا عبد الرزاق بھترالوی (راولپنڈی)

مصنف منشعب

ملا حمزہ بدایونی

مکتبہ قادریہ

جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری منڈی لاہور

مقدمہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ عَلَى رَحْمَةِ الْعَالَمِينَ مُحَمَّدٍ
وَالِهِ أَجْمَعِينَ

تعریف علم صرف = علم صرف اس است کہ در بیان کردہ باشد بناء کلمات و تغیر کلمات سوائے اعراب و بناء موضوع او = الْكَلِمَةُ مِنْ حَيْثُ الصِّيغَةُ است۔

غرض علم صرف = اس است کہ انسان بوقت تلفظ کلمات عربیہ از خطا لفظی بحسب صیغہ محفوظ می باشد لفظ = اس باشد کہ انسان او را تلفظ می توان کرد و در لغت مطلقاً انداختن است
سہ اقسام لفظ = لفظ مہمل، لفظ مستعمل مفرد، لفظ مستعمل مرکب۔

لفظ مہمل = اس باشد کہ وضع نہ کردہ باشد برائے معنی چون جَسَقٌ و ہمہ لواحق بے معنی چون ماءٌ و اداءٌ طعامٌ شعاعٌ۔

لفظ مستعمل مفرد = اس باشد کہ یکی لفظ وضع کردہ باشد برائے دلالت بر یک معنی چون خَوَّبٌ، رَجُلٌ، مِنْ۔
لفظ مستعمل مرکب = اس باشد کہ اندو کلمہ (مفرد) یا از زیادہ حاصل شود چون خَوَّبٌ ذِيْدٌ، ذِيْدٌ خَوَّيْ
صرفیان از مفردات بحث میکنند و نخیایں از مرکبات چون مفرد از مرکب مقدم باشد طبعاً پس باین وجه علم صرف را از نحو مقدم می خوانند۔

سہ اقسام کلمہ = اسم، فعل، حرف۔

اسم = اس کلمہ است کہ بر معنی متقل دلالت بنفہ کند و مقترن بیکے از از مثنی ثلاثہ (ماضی، حال و مستقبل)

نام کتاب	میزان لہر و منشعب
تصنیف	(۱) علوم مراجع الدین ابن عثمان ۱۲ علامہ بدایونی
حاشیہ	مولانا عبد الرزاق بھترالوی
تاریخ اشاعت	۱۴۱۶ھ / ۱۹۹۵ء
صفحات	۵۶
مطبع	
ناشر	
قیمت	

ملنے کا پتہ

مکتبہ قادریہ، جامعہ نظامیہ رضویہ لوہار مینڈی لاہور (۸)
مکتبہ قادریہ، داتا دربار مارکیٹ (نزد سستا ہوٹل) لاہور

نہاں چوں کُجَلْ۔

فعل۔ اُن کلمہ است کہ بر معنی مستقل دلالت بنفسہ کند و مقترن بیکے از ازم نہ ثلاثہ باشد چوں حَتَرَبْ، اَيَضَرَبْ، سَوَرَبْ، يَضَرَبْ۔

حرف۔ اُن کلمہ است کہ بر معنی مستقل دلالت بنفسہ نکند بل محتاج باشد بمضمضمیمہ۔

سہ اقسام اسم۔ مصدر، مشتق، جامد۔

مصدر۔ در لغت جاتی صدور را گویند و در اصطلاح اُن اسم است کہ از وی چیزے اشتقاق کردہ باشد و در معنی فارسی آنرا وُدن یا تَن باشد چوں فَعَلْ کردن، جُلُوسْ نشستن۔

مشتق۔ اُن اسم است کہ از مصدر یا بواسطہ اشتقاق کردہ باشد۔

تنبیہ۔ مطلقاً مشتق فعل و اسم ہر دو را گویند و تعریف مطلقاً مشتق اِس است کہ مشتق اُن است کہ از مصدر اشتقاق کردہ باشد یا بواسطہ بلا واسطہ۔ چوں حَتَرَبْ از حَتَرَبْ و يَضَرَبْ از يَضَرَبْ و ضَارِبْ از يَضَرَبْ بنا کردند معنی ماضی بلا واسطہ مشتق کردہ باشد و دیگر افعال و اسماء بواسطہ مشتق کردہ باشند۔

جامد۔ اُنست کہ از چیزے مشتق نہ باشد و از چیزے مشتق نہ باشد۔

سہ اقسام فعل۔ ماضی و مضارع و امر۔ اصل اقامہ اُن اِس سہ اند و دیگر از مضارع بنا کردہ شوند۔

ماضی اُن فعلیت کہ وضع کردہ باشد برائے حدث در زمانہ گذشتہ۔

مضارع۔ در لغت بمعنی مشابہ است و در اصطلاح فعلیت کہ وضع کردہ باشد برائے حدوث کارے در زبان حال یا استقبال۔

امر۔ در لغت فرمودن کارے را گویند و در اصطلاح فعلیت موضوع باشد برائے طلب از مخاطب۔

سہ اقسام حرف۔ تہجی۔ مبانی، معانی۔

تہجی یا ہجاء۔ چوں حروف را با سماء آہنہا شمار کردہ باشد مثلاً الباء و الجیم اینہا را حروف ہجاء گفتمہ شود۔

مبانی۔ چوں حروف جزو کلمہ باشند آنہا را مبانی گویند چوں جَا در حَتَرَبْ ذَیْدْ۔

معانی۔ چوں حروف دلالت بر معانی کنند حروف معانی اند چوں جَا در حَوَرَتْ بِزَیْدْ دلالت بر الصاق کند۔

میزان۔ در کلام عرب قاعین و لام است حرفے (ہجاء) کہ در مقابلہ قاعین و لام است اصل است چوں حَتَرَبْ

بر وزن فَعَلْ و تَرَفِکَہِ بمقابلہ اِس حروف نہاں نہاں باشد چوں اَکْثَمَ بروزن اَفْعَلْ۔

مجرد۔ حروف اصلی فقط در کلمہ باشند نہاں نہاں باشند آنرا مجرد گویند۔

مزید فیہ۔ آنرا گویند کہ در حروف زائد نیز باشند معنی در حروف اصلی و حروف زائد باشند۔

سہ اقسام مجرد و مزید فیہ۔ ثلاثی، رباعی، خماسی۔

ثلاثی۔ اُن است کہ در حروف باشند گر فقط اصلی باشند ثلاثی مجرد چوں حَتَرَبْ بروزن فَعَلْ و اگر زائد

نیز باشند ثلاثی مزید فیہ است چوں اَکْثَمَ بروزن اَفْعَلْ۔

رباعی۔ اُنست کہ در چہار حروف باشند قاعین و لام گر فقط اصلی باشند رباعی مجرد چوں حَوَرَتْ بروزن فَعَلْ

و اگر زائد نیز باشند آنرا رباعی مزید فیہ گویند چوں تَدَخَرَجْ بروزن تَفَعَّلْ۔

تنبیہ۔ فعل فقط ثلاثی و رباعی باشند خماسی و اسم ثلاثی و رباعی و خماسی باشند یعنی فعل را چہار قسم است ثلاثی مجرد و

ثلاثی مزید فیہ و رباعی مجرد و رباعی مزید فیہ۔ و اسم را شش اقسام اند ثلاثی مجرد و ثلاثی مزید فیہ و رباعی مجرد و رباعی مزید فیہ و

خماسی مجرد و خماسی مزید فیہ۔

خماسی۔ اُنست کہ در پنج حروف باشند قاعین و لام۔ گر فقط اصلی باشند آنرا خماسی مجرد گویند چوں جَحَرَشْ

بر وزن فَعْلِلْ و اگر زائد نیز باشند آنرا خماسی مزید فیہ گویند چوں خُذْ دَیْسْ بروزن فَعْلِلْ۔

سہ اقسام وزن۔ صرفی، صوری، عروضی۔

وزن صرفی۔ اُنست کہ ساکن مقابل ساکن و متحرک مقابل متحرک باشند مع خصوصیت حرکات و سکات و اصلی وزائد

سہ وزن نکاتے وقت اصلی حروف کے مقابل قاعین، لام کو لاتے ہیں لیکن زائد حروف وزن میں خود ہی آتے ہیں جیسے اَکْثَمَ میں حمزہ زائد ہے وزن میں حمزہ ہی لایا گیا ہے لیکن جب عین یا لام کلمہ میں تکرار ہو تو وزن میں عین اور لام کو ہی مشدود کیا جاتا ہے جیسے حَتَرَبْ کا فَعْلَلْ ہے فَعْلَلْ نہیں ایسے ہی اَحْمَرْ کا اَفْعَلْ ہے اَفْعَلْ نہیں۔

ثلاثی میں چونکہ تین حرف ہوتے ہیں اس لیے اس کا نام بھی ثلاثی رکھا گیا ہے تین حرفوں والا۔ جس کلمہ میں چار حرف اصلی ہوں وہ رباعی کہلاتا ہے جیسے چار حرفوں والا، جس میں پانچ حرف اصلی ہوں وہ خماسی کہلاتا ہے جیسے پانچ حرفوں والا۔

مقل اللام ناقص آنت کہ در مقابلہ لام کلمہ او حرف علت واقع شود اگر واو واقع شود آنرا ناقص واوی یا مقل اللام واوی گویند چون دَعَوَةٌ و دُعَاءٌ در اصل دُعَاوٌ بود عَادِر اصل دَعُوَ بود و اگر یا واقع شود آنرا ناقص یائی یا مقل اللام یائی گویند چون دَحَى و دَحَى در اصل دَحَى بود (مقل بدو حرف رالفیف گویند) لیفیف آن را گویند کہ در دو حرف علت واقع شوند۔ لیفیف بر دو قسم است مفروق و مقرون۔

لیفیف مفروق آنست کہ در مقابلہ فاولام کلمہ او حرف علت واقع شود چون دَقَى و دَقَى در اصل دَقَى بود۔ لیفیف مقرون آنست کہ در مقابلہ عین و لام کلمہ او حرف علت واقع شود چون طَطَى در اصل طَوَى بود و طَوَى در اصل طَوَى بود۔

تفہیم الف اگر چه حرف علت است لیکن الف بذاتہ در مقل واقع نشود و اگر الف واقع شد پس او متغیر از واوی یا شود چون قَالَ و دُعَاوٌ در اصل قَوْلٌ و دَعُوَ بود ایں الف متغیر از واو است و در بیاع و دَحَى الف متغیر از یا است کہ در اصل بَيَعَ و دَحَى بودند پس از ین وجہ مقل واوی و مقل یائی گویند مقل الفی گویند لیکن نزد نحوایں مقل فقط اورا گویند کہ در مقابلہ لام کلمہ او حرف علت بود و نحوایں ظاہر حال را بینند اگر چه در اصل واوی یا باشد لیکن ظاہراً اگر الف باشد نزد نحوایں مقل الفی باشد چون یَحْشَىٰ نزد نحوایں مقل الفی است لیکن نزد صرفیایں مقل یائی است کہ در اصل یَحْشَىٰ بود لیکن مہوز و مثال واوی و مثال یائی واجوف واوی واجوف یائی و مضاعف ثلاثی و مضاعف رباعی ہمہ نزد

نحوایں صحیح اند چون در آخر او حرف علت نباشد۔

الف لیفیف الف سے بنا ہے الف کا مشق ہے لیسنا اس میں دو حرف علت ہوتے ہیں جو کہ کوئی لیسنے میں لے لیتے ہیں اس لیے اس کو لیفیف کہتے ہیں اور مفروق کا مشق ہوتا ہے جدا کیا ہوا اس میں حرف علت فاولام کلمہ میں ہوتا ہے اس لیے حرف علت جدا ہونے کی وجہ سے مفروق کہلاتا ہے اور مقرون کا مشق ہے ملا ہوا اس میں حرف علت عین اور لام کلمہ میں متصل ہونے کی وجہ سے مقرون کہلاتا ہے اہم اور مقل میں یہ صیغہ یائی جاتی ہے جیسے طَطَىٰ اور طَطَىٰ لیکن فاولام کلمہ میں حرف علت واقع ہو کر لیفیف مقرون صرف اہم ہوتا ہے جیسے یَوْمٌ۔

فائدہ ۱۵: مطلب اقام میں وجہ صریح ہے کہ حرف غالی نہیں اس کے حرفت اسلمہ کے مقابل حرف علت ہو گا یا نہیں اگر حرف علت ہو تو ایک ہو گا یا دو ہوں گے اگر ایک ہو گا اور فاکلمہ کے مقابل ہو تو مثال اور اگر عین کلمہ کے مقابل ہو تو اجوف اور اگر لام کلمہ کے مقابل ہو تو ناقص اور اگر دو حرف علت ہوں تو ان دونوں کا مشق ہے پیتہ جس طرح پیتہ اندر سے خالی ہے اسی طرح اجوف کا درمیان ع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقِيْنَ وَالصَّلَاةُ عَلَى
رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

بِسْمِ اللَّهِ اسعذک اللہ تعالیٰ فی الدارین کہ جملہ افعال متصرفہ بر سر گونہ است ماضی و مستقبل و حال و ہر چہ جزا ین شہ چیز است متصرفہ است ہم از ین سہ اما ماضی فعلی را گویند کہ زمانہ گذشتہ تعلق دارد و آخر او ماضی باشد بر فتحہ قلت جزا ین شہ چیز است متصرفہ است ہم از ین سہ اما ماضی فعلی را گویند کہ زمانہ گذشتہ تعلق دارد و آخر او ماضی باشد بر فتحہ قلت

۱۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ میں اہم جملات اللہ پہلے لائے ہیں اور ستر مترجمین میں شریعت پر مشتمل کلمات لائے ہیں حالانکہ مقصود بھی ہے کہ اسے کام کی ابتداء اللہ کے نام سے کی جا رہی ہے تو لفظ اللہ کو پہلے لایا جائے۔

۲۔ معنی نے اپنی کتاب کو بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع کیا ہے تاکہ قرآن پاک کی مطابقت ہو جیسے اور حدیث پاک کہ تا بعد ازیں پائی جائے حدیث پاک میں ہے کہ موزی بال لا یذہبہ فیہ باسم اللہ فیہا جواز جو ذی شان کام اللہ کے نام کے بغیر شروع کیا جائے وہ بے برکت ہوتا ہے معنی نے بسم اللہ کہہ کر اپنے نام کو بیکرا کیا ایک وجہ یہ ہے کہ قرآن پاک کی مطابقت ہو جائے دوسری وجہ یہ ہے کہ عین (دعوت حاصل کرنا) میں فرق ہو جائے جو کہ باسما میں ہے اور بسم اللہ میں ہے۔ اللہ اس ذات پاک کا نام ہے جو تمام صفات کمالہ کامل ہے۔ رحمت کرنے والا مومنوں اور کافروں پر مومنوں پر دنیا اور آخرت میں ان کافروں پر صرف دنیا میں رہنے رزق اور صحت و غیرہ عطا کرنے والا۔ ۳۔ رحیم رحمت کرنے والا مومنوں پر آخرت میں نہ کہ کفار پر۔ رحمت میں حروف زیادہ ہونے کی وجہ سے معنی میں بھی زیادتی ہے بحکلاف رحیم کہے گا کہ رحیم میں پانچ حرف ہیں اور رحیم میں چار ۴۔ الحمد للہ رب العالمین حمد و ثناء ثابت ہے خاص اللہ تعالیٰ کے لیے جو تمام اقسام جہان کا مالک ہے حمد کی تعریف یہ ہے کہ محمود کے فعل اختیار کی پر زبان سے تعریف کرنا خواہ نعمت کا حصول ہو یا نہ ہو۔ ۵۔ العالمین عالم کی جگہ جس کے ذریعے کسی چیز کا عمل حاصل ہو اس کو عالم کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے سوا تمام اشیاء عالم میں داخل ہے مختلف انواع کی وجہ سے جملہ لایا گیا ہے ۶۔ والعاقبۃ لفظ حسن یا غیر مذکور ہے یعنی باقی عاقبت قیامت میں ہم پر ہر گزاد کے لیے ہوگی ۷۔ والصلوۃ لفظ نازک لفظ الصلوۃ کے بعد متذکر رہے جیسے رحمت کاملہ اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ وسلم پر نازل ہوئی کہ اس کا ہم گری محمد علیہ وسلم ہے اور آپ کی تمام آئی اور اصحاب پر صلوۃ کا نفی سے دعا ہے جب اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہو تو رحمت کرنا۔ ۸۔ علیہ السلام علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو تو رحمت طلب کرنا۔ ۹۔ محمد و آلہ ہماری ہی کریم رؤف الرحمن علیہ وسلم کا

۱۰۔ محمد و آلہ ہماری ہی کریم رؤف الرحمن علیہ وسلم کا جواب اس سے مراد مشقات جس میں امر اہم فاعل اہم مفعول وغیرہ کے لفظ متغیرا اس پر قرینہ ہے کہ یہ مصدر اور جامد متغیر نہیں۔

۱۱۔ زمانہ گذشتہ: یعنی اس سے دجود و حدث گذشتہ زمانہ میں ہو جائے۔ ماضی میں گذشتہ زمانہ و ماضی متصرفہ یعنی اعتبار اصل و معنی کے گذشتہ زمانہ یا با جائے لیسنا لم یضرب سے ماضی کی تعریف نہیں ہونے کی کیونکہ اس میں کلمہ لم کی وجہ سے گذشتہ زمانہ یا گیا ہے کہ با اعتبار و معنی کے۔ ۱۲۔ ماضی باشد: چونکہ اصل فعلوں میں بنارسے اور ضرب کے اسباب فاعلیت، مفعولیت اور انکشافات نہیں پائے گئے۔ یعنی آیت کہتے ہیں جسکا اثر و حال کے بدلنے سے بدلے اور ضرب اسکی منسوبہ ۱۳۔ ہر چہ کہ فعلوں میں اصل بنارسے ہوا اسموں میں اعراب اور اصل بنارسے سکون اور اعراب میں حرکت لیکن ماضی کو کہہ کر صفت واقع ہونے کی وجہ سے اہم فاعل سے مشابہت ہے جیسے ہر چہ بریل قائم ہے اسی طرح مروت بریل قائم بھی جائے ہے جو صفت حرکت اسکی لایا جے یا کہ فعل میں مذنبت الی الفاعل اور مذنبت الی الزمان کی وجہ سے فعل یا کیا تھا کہ لفظ وانی

حُرُوفُهُ اَوْ كَثُرَتْ مگر بعرض چون فَعَلَ فَعِلَ فَعُلَ فَعَلَّ فَعَلَّلَ چوں ضَوْبَ سَمِعَ كَرُمَ بَعَثَ اَمَّا مُسْتَقْبَلُ
فَعِلَ را گویند که بزمانه آئند تعلق دارد و آخر او مرفوع باشد مگر بعرض چون يَفْعَلُ يَفْعَلُ يَفْعَلُ يَفْعَلُ
چون يَضْرِبُ يَضْرِبُ يَضْرِبُ يَضْرِبُ اما حال فعلی را گویند که بزمانه موجوده تعلق دارد و صیغه حال همچو صیغه استقبال
است و از هر یکی از این ماضی و مضارع چهارده کلمه بیرون می آیند سه از آن مَرَدُکَرُ غَائِبُ رَاسِتُ و سه از آن مَرْمُونُثُ
غَائِبُ رَاسِتُ و سه از آن مَرَدُکَرُ حَاضِرُ رَاسِتُ و سه از آن مَرْمُونُثُ حَاضِرُ رَاسِتُ و دو از آن مَرَحِکَاتُ نَفْسُ مُتَكَلِّمُ رَاسِتُ
در اول صیغه و همدان حکایت نفس متکلم مذکر و مؤنث یکسان است و در دوم صیغه حکایت نفس متکلم تشبیه و جمع مذکر و مؤنث
یز یکسان است و هر یکی از این ماضی و مضارع برد و گونه است معروف و مجهول و از هر یکی از این نیز برد و گونه است اثبات نفی.

۱- مگر بعرض چون فَعَلَ فَعِلَ فَعُلَ فَعَلَّ فَعَلَّلَ چوں ضَوْبَ سَمِعَ كَرُمَ بَعَثَ اَمَّا مُسْتَقْبَلُ
فَعِلَ را گویند که بزمانه آئند تعلق دارد و آخر او مرفوع باشد مگر بعرض چون يَفْعَلُ يَفْعَلُ يَفْعَلُ يَفْعَلُ
چون يَضْرِبُ يَضْرِبُ يَضْرِبُ يَضْرِبُ اما حال فعلی را گویند که بزمانه موجوده تعلق دارد و صیغه حال همچو صیغه استقبال
است و از هر یکی از این ماضی و مضارع چهارده کلمه بیرون می آیند سه از آن مَرَدُکَرُ غَائِبُ رَاسِتُ و سه از آن مَرْمُونُثُ
غَائِبُ رَاسِتُ و سه از آن مَرَدُکَرُ حَاضِرُ رَاسِتُ و سه از آن مَرْمُونُثُ حَاضِرُ رَاسِتُ و دو از آن مَرَحِکَاتُ نَفْسُ مُتَكَلِّمُ رَاسِتُ
در اول صیغه و همدان حکایت نفس متکلم مذکر و مؤنث یکسان است و در دوم صیغه حکایت نفس متکلم تشبیه و جمع مذکر و مؤنث
یز یکسان است و هر یکی از این ماضی و مضارع برد و گونه است معروف و مجهول و از هر یکی از این نیز برد و گونه است اثبات نفی.

۲- مگر بعرض چون فَعَلَ فَعِلَ فَعُلَ فَعَلَّ فَعَلَّلَ چوں ضَوْبَ سَمِعَ كَرُمَ بَعَثَ اَمَّا مُسْتَقْبَلُ
فَعِلَ را گویند که بزمانه آئند تعلق دارد و آخر او مرفوع باشد مگر بعرض چون يَفْعَلُ يَفْعَلُ يَفْعَلُ يَفْعَلُ
چون يَضْرِبُ يَضْرِبُ يَضْرِبُ يَضْرِبُ اما حال فعلی را گویند که بزمانه موجوده تعلق دارد و صیغه حال همچو صیغه استقبال
است و از هر یکی از این ماضی و مضارع چهارده کلمه بیرون می آیند سه از آن مَرَدُکَرُ غَائِبُ رَاسِتُ و سه از آن مَرْمُونُثُ
غَائِبُ رَاسِتُ و سه از آن مَرَدُکَرُ حَاضِرُ رَاسِتُ و سه از آن مَرْمُونُثُ حَاضِرُ رَاسِتُ و دو از آن مَرَحِکَاتُ نَفْسُ مُتَكَلِّمُ رَاسِتُ
در اول صیغه و همدان حکایت نفس متکلم مذکر و مؤنث یکسان است و در دوم صیغه حکایت نفس متکلم تشبیه و جمع مذکر و مؤنث
یز یکسان است و هر یکی از این ماضی و مضارع برد و گونه است معروف و مجهول و از هر یکی از این نیز برد و گونه است اثبات نفی.

۳- مگر بعرض چون فَعَلَ فَعِلَ فَعُلَ فَعَلَّ فَعَلَّلَ چوں ضَوْبَ سَمِعَ كَرُمَ بَعَثَ اَمَّا مُسْتَقْبَلُ
فَعِلَ را گویند که بزمانه آئند تعلق دارد و آخر او مرفوع باشد مگر بعرض چون يَفْعَلُ يَفْعَلُ يَفْعَلُ يَفْعَلُ
چون يَضْرِبُ يَضْرِبُ يَضْرِبُ يَضْرِبُ اما حال فعلی را گویند که بزمانه موجوده تعلق دارد و صیغه حال همچو صیغه استقبال
است و از هر یکی از این ماضی و مضارع چهارده کلمه بیرون می آیند سه از آن مَرَدُکَرُ غَائِبُ رَاسِتُ و سه از آن مَرْمُونُثُ
غَائِبُ رَاسِتُ و سه از آن مَرَدُکَرُ حَاضِرُ رَاسِتُ و سه از آن مَرْمُونُثُ حَاضِرُ رَاسِتُ و دو از آن مَرَحِکَاتُ نَفْسُ مُتَكَلِّمُ رَاسِتُ
در اول صیغه و همدان حکایت نفس متکلم مذکر و مؤنث یکسان است و در دوم صیغه حکایت نفس متکلم تشبیه و جمع مذکر و مؤنث
یز یکسان است و هر یکی از این ماضی و مضارع برد و گونه است معروف و مجهول و از هر یکی از این نیز برد و گونه است اثبات نفی.

تنبیه - مقلی احتمال ہے کہ کل اٹھارہ جیسے ہونے چاہیے کیونکہ فاعل یا
فائب ہوگا یا مخاطب یا متکلم میر ہر ایک یا مذکر ہوگا یا مؤنث اس طرح
چھ جیسے حاصل ہونے چہر ہر ایک واحد ہوگا یا تشبیه یا جمع اس طرح کل اٹھارہ
جیسے حاصل ہونے لیکن واحد متکلم مذکر اور مؤنث میں مشترک ہے اس طرح
جمع متکلم مذکر اور مؤنث اور تشبیه و جمع میں مشترک ہے متکلم کے دو صیغے
ہو گئے مگر استعمال میں باقی چودہ رہ گئے اگرچہ فعلتاً تشبیه مذکر مخاطب اور
مؤنث میں مشترک لیکن آسانی کے لیے اسے ذکر کر دیتے ہیں بعض صرفی مکرر
نہیں ذکر کرتے۔

۴- معروف وہ فعل ہے جس کی نسبت فاعل کی طرف سے خواہ فاعل علی ہو
جیسے ضرب زید یا خفی ہو جیسے اللہ خلق بہاں فاعل ہو ضمیر مستتر ہے معروف
کا مضمون ہوتا ہے پچھانا ہوا جب فاعل کی طرف فعل کی نسبت ہو تو گویا فاعل
معلوم ہوگا اس لیے معروف یا معلوم کہیں گے فعل مجهول وہ ہوگا جس کی نسبت
فاعل کی طرف نہ ہو بلکہ مفعول کی طرف ہو جی ہوا خفی جمل کی مثال خلق خلقا
اللہ خلقی کی مثال انا لم یخلق جمل کو مجهول اس لیے کہتے ہیں کہ اس کا فاعل
مذکور نہیں ہوتا ذکر گویا مجهول ہوتا ہے اگرچہ شک مشہور و معروف ہی
کہوں نہ ہو۔

۵- کلام کرنے والے کو متکلم کہتے ہیں جس سے کلام کی جائے اسے مخاطب
اور جس کے متعلق کلام ہوا اسے فائب کہتے ہیں بے شک وہ سامنے ہوا یا پوشیدہ
ہو، قریب ہو یا دور۔ لہذا فائب کے لیے چھپا ہوا ہونا ضروری نہیں متکلم
کے ساتھ کوئی اور بھی ہو ایک یا زائد تو اسے متکلم مع الفیہ کہتے ہیں۔

بحث اثبات فعل ماضی معروف

(تمام صیغوں میں زمانہ گذشتہ معتبر ہے)

واحد	تثنیہ	جمع	
فَعَلَ اس ایک مذکر نے کیا	فَعَلَا ان دو مذکر وں نے کیا	فَعَلُوا ان سب مذکر وں نے کیا	مذکر غائب
فَعَلَتْ اس ایک مؤنث نے کیا	فَعَلَتَا ان دو مؤنث وں نے کیا	فَعَلْنَ ان سب مؤنث وں نے کیا	مؤنث غائب
فَعَلْتُ تو ایک مذکر نے کیا	فَعَلْتُمَا تم دو مذکر وں نے کیا	فَعَلْتُمْ تم سب مذکر وں نے کیا	مذکر حاضر
فَعَلْتِ تو ایک مؤنث نے کیا	فَعَلْتُمَا تم دو مؤنث وں نے کیا	فَعَلْتُنَّ تم سب مؤنث وں نے کیا	مؤنث حاضر
فَعَلْتُ میں نے کیا ایک مذکر ہوا مؤنث	فَعَلْنَا ہم نے کیا دو مذکر یا دو مؤنث، سب مذکر یا سب مؤنث		متکلم

فصل - اس جہ کہ گفتہ شد بحث اثبات فعل ماضی معروف بود چوں خواہی کہ مجهول بنا کنی فای فعل را ضمہ کن و عین

۱- ہے کہ ضمیر منسوب متعلق کلمہ کی جزیر کی حیثیت نہیں ہوتی اس لیے یہاں
چار حرکتیں دو کلموں میں ہیں نہ کہ ایک میں۔
۲- مجهول میں فاعل کو ذکر نہیں کیا جاتا بلکہ اس کی جگہ مفعول کو ذکر کیا جاتا
کسی فاعل کو نہیں اور گھٹیا سمجھ کر زبان پر لانا مناسب نہیں گھٹانا اس
لیے فاعل کو ذکر نہیں کیا جاتا جیسے شتم الأصبہ یا مفعول کا ذکر مقصود
ہوتا ہے فاعل کا نہیں جیسے قتل السارقی چور قتل کیا گیا مقصد یہ
ہے کہ چور سے نجات حاصل ہو گئی زیادہ مقصود ہی تھا کہ اس نے قتل کیا
ہے اس کی طرف توجہ نہیں یا فاعل کا علم نہیں ہوتا جیسے سارق المال کیا
فاعل مشہور ہوتا ہے جیسے خلق العالم۔

تنبیہ - فَعَلَا میں الف علامت تشبیه اور ضمیر فاعل سے اور فَعَلُوا
میں واو علامت جمع اور ضمیر فاعل سے فَعَلُوا آیتے جمع مذکر غائب
کے صیغہ کے آخر واو کے بدل الف کہتے ہیں آتا ہے پڑھا نہیں جاتا۔ یہ
اس لیے آتا ہے تاکہ مثل حضور قتل کے واو عطف اور واو جمع میں فرق ہو
جائے۔ فَعَلْتُ میں تا صوف علامت تانیث ہے ضمیر فاعل نہیں فَعَلْتُ
سے لے کر فَعَلْنَا تک تمام صیغوں میں لام کو ساکن کیا جاتا ہے حالانکہ
کا آخر یعنی بر فحہ ہونا چاہیے تھا اس کی وجہ یہ ہے کہ ضمیر مرفوع متصل
کو کلمہ کی جزیر کی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ لے دیے ایک کلمہ میں چار
حرکتوں کا آنا مکروہ ہے اگرچہ حرکت یک میں چار حرکتیں جمع ہیں لیکن یہ جائز

فعل را کسرده در دو حال و لام کلمه را بر حالت خود بگذارتا ماضی مجهول گردد۔

بحث اثبات فعل ماضی مجهول

واحد	تثنيه	جمع	
فَعِلَ	فَعِلَا	فَعِلُوا	مذكر غائب
کے گئے وہ ایک مذکر	کے گئے وہ دو مذکر	کے گئے وہ سب مذکر	
فَعِلْتَ	فَعِلْتَا	فَعِلْتُمْ	مؤنث غائب
کی گئی وہ ایک مؤنث	کی گئیں وہ دو مؤنثیں	کی گئیں وہ سب مؤنثیں	
فَعِلْتُ	فَعِلْتُمَا	فَعِلْتُمْ	مذكر حاضر
کیا گیا تو ایک مذکر	کے گئے تم دو مذکر	کے گئے تم سب مذکر	
فَعِلْتِ	فَعِلْتُمَا	فَعِلْتُنَّ	مؤنث حاضر
کی گئی تو ایک مؤنث	کی گئیں تم دو مؤنثیں	کی گئیں تم سب مؤنثیں	
فَعِلْتُ	فَعِلْتُمَا	فَعِلْتُنَّ	متکلم
میں کیا گیا یا میں کی گئی	کے گئے ہم یا کی گئیں ہم، تثنيه مذکر و مؤنث جمع مذکر و مؤنث		

فصل۔ اس ہمہ کہ گفتہ شد بحث اثبات فعل ماضی مجهول بود چون خواہی کہ نفی بنا کنی ماضی نفی در اول او در آرتا ماضی منفی گردد و ماضی نفی در لفظ ماضی پیش عمل نکند چنانچہ بود ہمہ بر این طریق باشد لیکن عمل در معنی کند معنی مثبت را بمعنی منفی گرداند۔

۱۔ در دو حال۔ یعنی ماضی جیب مفتوح العین جیسے فَتَرَبَّ یا مضمون العین ہو جیسے کُتِبَ تو ان دو صورتوں میں ماضی کو مجهول بناتے وقت کسور العین کریں گے لیکن اگر پہلے ہی کسور العین ہو جیسے عَلِمَ تو اس کو اپنے حال پر چھوڑیں گے۔ ۲۔ بر حالت خود۔ یعنی لام کلمہ کو اپنے حال پر چھوڑ دیں گے کیونکہ ماضی مبنی بر رفع ہوتی ہے جو تفسیر کو قبول نہیں کرتی۔ ۳۔ ماضی مجهول کو ماضی معروف کے بعد ذکر کرتے ہیں کیونکہ معروف اصل ہے اور مجهول فرع چونکہ اصل کو فرع سے مقدم ذکر کیا جاتا ہے۔ ۴۔ اثبات یعنی مثبت ہے چونکہ مثبت اصل ہے منفی فرع اس لیے مثبت کو مقدم ذکر کرتے ہیں۔ ۵۔ ماضی نفی کو اول میں لاتے ہیں کیونکہ وہ صدارت کلام کو چاہتا ہے نیز تاکہ سامع کو ابتداء معلوم ہو جائے کہ یہ ماضی منفی ہے۔

۱۔ کلمہ بالفتوح میں کوئی عمل نہیں کرتا کیونکہ ماضی مبنی ہے اور مبنی میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ ۲۔ جیسے معنی میں لفظ ماضی کرنا ہے کہ ماضی مثبت کو ماضی منفی بنا دینا ہے تاہم ماضی جس طرح پہلے ہوتی ہے اسی طرح بعد میں بھی رہتی ہے یعنی ماضی کے لفظ میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ۳۔ ماضی منفی بناتے کے لیے کلمہ لا جند شرط سے مشروط ہے۔ اول تنویر لا آتے جیسے فَلَا صَدَقَ وَلَا صَدَقَ دوم ماضی مقام دعا میں آتے جیسے لَا أَهْلَكَ اللَّهُ۔ سوم جواب قسم میں ماضی استعمال ہو جیسے وَاللَّهِ مَا مَنُوتُ۔ ۴۔ فائدہ: ماضی منفی معروف اور مجهول کے معنی اور معنی مثبت معروف اور مجهول سے سمجھا سکتے ہیں صرف معنی میں نہیں کا لفظ بڑھا دیا جائے اس نے نہیں کیا۔ وہ نہیں کیا گیا۔

بحث نفی فعل ماضی معروف

واحد	تثنيه	جمع	
مَافَعَلَ	مَافَعَلَا	مَافَعَلُوا	مذكر غائب
مَافَعَلْتَ	مَافَعَلْتَا	مَافَعَلْتُمْ	مؤنث غائب
مَافَعَلْتُ	مَافَعَلْتُمَا	مَافَعَلْتُمْ	مذكر حاضر
مَافَعَلْتِ	مَافَعَلْتُمَا	مَافَعَلْتُنَّ	مؤنث حاضر
مَافَعَلْتُ	مَافَعَلْتُمَا	مَافَعَلْتُنَّ	متکلم

بحث نفی فعل ماضی مجهول

واحد	تثنيه	جمع	
مَافَعَلَ	مَافَعَلَا	مَافَعَلُوا	مذكر غائب
مَافَعَلْتَ	مَافَعَلْتَا	مَافَعَلْتُمْ	مؤنث غائب
مَافَعَلْتُ	مَافَعَلْتُمَا	مَافَعَلْتُمْ	مذكر حاضر
مَافَعَلْتِ	مَافَعَلْتُمَا	مَافَعَلْتُنَّ	مؤنث حاضر
مَافَعَلْتُ	مَافَعَلْتُمَا	مَافَعَلْتُنَّ	متکلم

فوائد نافعہ

اس ہمہ کہ گفتہ شد بحث ماضی مطلق بود چون خواہی کہ ماضی قریب یا بعید یا استمراری وغیرہ بنا کنی پس اگر لفظ "قَدْ" بر ماضی مطلق داخل کنی ماضی قریب گردد چون "قَدْ فَتَرَبَّ" و اگر لفظ

۱۔ ماضی مطلق کو مطلق اسلئے کہتے ہیں کہ اس میں قریب یا بعید کی کوئی قید نہیں ہوتی بلکہ اس میں اطلاق ہوتا ہے یعنی فقط زمانہ گذشتہ پر دلالت کرتی ہے جیسے فَعَلَ کیا اس ایک مرد نے۔ ۲۔ ماضی قریب کو قریب اسلئے کہتے ہیں کہ اس میں وہ گذرا ہوا زمانہ پایا جاتا ہے جو حال کے قریب ہوتا ہے۔ ۳۔ لفظ قَدْ تمام صیغوں میں ایک جیسا رہتا ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی جیسے قَدْ فَتَرَبَّ، قَدْ فَتَرَبَّ، قَدْ فَتَرَبَّ تمام صیغوں کو اسی پر قیاس کرتے ہوئے سمجھ لیا جائے۔ ۴۔ قَدْ فَتَرَبَّ۔ مارا ہے اس ایک مرد نے، قَدْ فَتَرَبَّ مارا ہے ان دو مذکر اس طرح باقی صیغوں کا معنی خود کر لیا جائے۔

فصل - این همه که گفته شد بحث فعل ماضی بود چون خواهی که مضارع بنا کنی یکی را از علل امتحان مضارع در اول او در آخر و فاکلمه را ساکن کن و عین کلمه را بر حالت خود بگذار و آخر او ضمه کن و علامت مضارع چهار حروف اند الف و تا و یا و نون که مجموع وی اتین باشد الف و حان حکایت نفس متکلم راست و تا برائے بهشت کلمه است سه ازان مرند که حاضر راست و سه ازان مرئوث حاضر راست و دو ازان مر واحد و شنیه مرئوث غائب راست و یا برای چهار کلمه راست سه ازان مرند که غائب راست و یکی مرجع مؤنث غائب راست

۱۔ کان، کان، مارا تھا اس ایک مرد نے، کاٹا ہوا، مارا تھا ان دو مردوں نے، اسی طرح باقی صیغوں کا سنتے بھی آئے گا۔

تثنیہ۔ کان، خواہ ماضی پر داخل ہو یا مضارع پر کات میں تبدیلی آئے گی یعنی۔ کات، کانا، کانوا، کانت، کائنا، کنی، کنت، کنتھا کنتم، کنت، کنتھا، کنتھن، کنت، کنا۔

۳۔ کان، یقتل۔ وہ کرتا تھا، یا کرتا تھا۔

۴۔ کانا، یقتل۔ وہ دو مرد کرتے تھے یا کرتے رہے تھے۔

یہاں بھی کات میں تبدیلی ہوگی۔

۱۔ لَعْنًا تمام صیغوں میں ایک جیسا ہے گا، اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی ماضی احتمالی کو ماضی شکی بھی کہتے ہیں۔
لَعْنًا فِعْلٌ، اس ایک مرتبہ کیا ہوگا۔
۲۔ لَعْنًا ضَرْفٌ، لغفل لَتَمَّ یَا کُوفِ تَبْدِیل نہیں ہوگی، سب صیغوں میں یکساں ہوگا، لیتما ضَرْفٌ، کاش وہ ایک مردارتا۔

۱۵۔ مخاطب کو ماضی کے بعد ذکر کرتے ہیں کیونکہ ماضی اصل ہے اور مضارع فرع نیز مضارع کو اس لیے ذکر کرتے ہیں کہ اسم فاعل، اسم مفعول، امر اور نہی وغیرہ مضارع سے ہی بنتے ہیں۔

۱۶۔ علامت اسے کہتے ہیں جس سے کسی چیز کی پہچان ہو جائے۔ حروف

بحث اثبات فعل مضارع مجہول

واحد	ثنیہ	جمع	
یُفَعِّلُ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُونَ	مذکر غائب
تُفَعِّلُ	تُفَعِّلَانِ	تُفَعِّلُونَ	مؤنث غائب
تُفَعِّلُ	تُفَعِّلَانِ	تُفَعِّلُونَ	مذکر حاضر
تُفَعِّلِينَ	تُفَعِّلَانِ	تُفَعِّلِينَ	مؤنث حاضر
أَفَعِّلُ	أَفَعِّلَانِ	أَفَعِّلُونَ	متکلم

فصل۔ ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث اثبات فعل مضارع مجہول بود چون خواہی کہ نفی بلا بنا کنی لائے نفی در اول او در اول لائے نفی در لفظ مضارع پیچ عمل نکند چنانکہ بود ہمہ راں طریق باشد لیکن عمل در معنی کن یعنی مثبت را بمعنی منفی گرداند۔

بحث نفی فعل مضارع معروف

واحد	ثنیہ	جمع	
لَا يَفَعِّلُ	لَا يَفَعِّلَانِ	لَا يَفَعِّلُونَ	مذکر غائب
لَا تَفَعِّلُ	لَا تَفَعِّلَانِ	لَا تَفَعِّلُونَ	مؤنث غائب
لَا تَفَعِّلُ	لَا تَفَعِّلَانِ	لَا تَفَعِّلُونَ	مذکر حاضر
لَا تَفَعِّلِينَ	لَا تَفَعِّلَانِ	لَا تَفَعِّلِينَ	مؤنث حاضر
لَا أَفَعِّلُ	لَا أَفَعِّلَانِ	لَا أَفَعِّلُونَ	متکلم

لے لائے نفی کو فعل مضارع مثبت کے اول میں لائے سے فعل مضارع منفی بن جائے گا خواہ معروف ہو یا مجہول لا کو اول میں لائے کی حکمت یہ ہوتی ہے کہ ابتدا کلام سے ساتھ کو پتہ چل جائے کہ یہ کلام منفی ہے مثبت نہیں لے لای نفی لفظوں میں کوئی عمل نہیں کرتا جیسے رفیع اور فلان اعرابی برقرار رہتے ہیں لفظ مضارع مثبت اور منفی یکساں نظر آتے ہیں سوائے اس کے کہ مثبت میں لا نفی نہیں ہوتا اور منفی میں لا نفی ہوتا ہے قائمہ۔ نفی مضارع معروف اور مجہول کا ترجمہ کرنے وقت مثبت مضارع معروف اور مجہول پر صرف لفظ نہیں زیادہ کیا جائے گا۔

بحث نفی فعل مضارع مجہول

واحد	ثنیہ	جمع	
لَا يَفَعِّلُ	لَا يَفَعِّلَانِ	لَا يَفَعِّلُونَ	مذکر غائب
لَا تَفَعِّلُ	لَا تَفَعِّلَانِ	لَا تَفَعِّلُونَ	مؤنث غائب
لَا تَفَعِّلُ	لَا تَفَعِّلَانِ	لَا تَفَعِّلُونَ	مذکر حاضر
لَا تَفَعِّلِينَ	لَا تَفَعِّلَانِ	لَا تَفَعِّلِينَ	مؤنث حاضر
لَا أَفَعِّلُ	لَا أَفَعِّلَانِ	لَا أَفَعِّلُونَ	متکلم

فصل۔ ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث نفی فعل مضارع بلا بود چون خواہی کہ نفی تاکید بلیں بنا کنی لن در اول فعل مضارع در آر و ایں را نفی تاکید بلیں گویند ولن در فعل مستقبل در پیچ عمل نصب کن و اں پیچ عمل اینست واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر و دو صیغہ حکایت نفس متکلم و در ہفت محل نون اعرابی را ساقط گردانہ چہار ثنیہ و دو جمع مذکر غائب و حاضر و یکی واحد مؤنث حاضر و در دو کلمہ معنی جمع مؤنث غائب و حاضر و لفظ پیچ عمل نہ کند ولن مضارع را بمعنی مستقبل منفی گرداند۔

بحث نفی تاکید بلیں در فعل مستقبل معروف

واحد	ثنیہ	جمع	
لَنْ يَفَعِّلُ	لَنْ يَفَعِّلَا	لَنْ يَفَعِّلُوا	مذکر غائب
لَنْ تَفَعِّلُ	لَنْ تَفَعِّلَا	لَنْ تَفَعِّلُوا	مؤنث غائب
لَنْ تَفَعِّلُ	لَنْ تَفَعِّلَا	لَنْ تَفَعِّلُوا	مذکر حاضر
لَنْ تَفَعِّلِينَ	لَنْ تَفَعِّلَا	لَنْ تَفَعِّلِينَ	مؤنث حاضر
لَنْ أَفَعِّلُ	لَنْ أَفَعِّلَا	لَنْ أَفَعِّلُوا	متکلم

لے لفظ لن اعرابی کو گردانتا ہے کیونکہ جس طرح رفیع کو گردا کر نصب دیتا ہے اسی طرح لن اعرابی جو رفیع کے قائم مقام آئے بھی گردا دیتا ہے۔ لے جمع مؤنث کے دو صیغوں میں کوئی عمل نہیں کرتا کیوں کہ ان میں نون اعرابی نہیں بلکہ جمع کی ضمیر منی ہے منی میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ لے لفظ مضارع میں مستقبل کی نفی کرتا ہے وہ بھی مطلقاً نہیں بلکہ تاکید اعرابی کے نزدیک تائید بھی پائی جاتی ہے لیکن منی ہی ہے کہ صرف تاکید ہوتی

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل مجهول

واحد	ثنیہ	جمع
لَنْ يُفْعَلَ	لَنْ يُفْعَلَا	لَنْ يُفْعَلُوا
لَنْ تَفْعَلَ	لَنْ تَفْعَلَا	لَنْ تَفْعَلُنَّ
لَنْ تَفْعَلَ	لَنْ تَفْعَلَا	لَنْ تَفْعَلُوا
لَنْ تَفْعَلِي	لَنْ تَفْعَلَا	لَنْ تَفْعَلْنَ
لَنْ أَفْعَلَ	لَنْ أَفْعَلَا	لَنْ أَفْعَلُوا

فصل۔ ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل بود۔ چون خواہی کہ نفی جہد بلن بنا کنی لم در اول فعل مضارع در آوای رانفی جہد بلن گویند ولم در فعل مضارع در پنج محل جزم کند اگر در آخر او حرف علت نباشد و اگر باشد ساقط گرداند چون لَمْ يَزِدْ وَلَمْ يَخْشَ و حروف علت سه است واو والفت و یا کہ مجموعہ وے و آئی باشد و آن پنج محل اینست واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، و دو کلمہ حکایت نفس متکلم و در سبقت محل نون اعرابی را ساقط گرداند چہا رثنیہ و دو جمع مذکر غائب و حاضر و یکی واحد مؤنث حاضر و در دو محل در لفظیہ عمل نکند و آن دو محل اینست جمع مؤنث غائب و حاضر و در ہمہ کلمات عمل در معنی کن یعنی صیغہ فعل مضارع را بجعہ ماضی منفی گرداند۔

۱۔ لفظ لم کو فعل پر اور مضارع پر داخل کرنے کی یہ وجہ ہے کہ لم زیادہ مستقبل کو ماضی منفی کی طرف بدل دیتا ہے۔ زمانہ فعل میں ہوتا ہے اسم میں نہیں اور استقبال مضارع میں ہوتا ہے ماضی میں نہیں یہی وجہ ہے کہ لم ماضی پر داخل نہیں ہوتا۔

۲۔ جہد کا معنی دانستہ طور پر انکار کرنا چونکہ ماضی متحقق الوقوع ہوتی ہے اس کے معنی میں گویا دانستہ انکار پایا جاتا ہے اس لئے جہد کہتے ہیں۔

۳۔ آخر میں حروف علت ہو تو لم اسے گرائے گا اس لیے کہ اگر حرف علت مذکر ہے تو لم کا عمل ظاہر نہیں ہوگا کیونکہ محفل میں دفعی حالت میں پہلے ہی اعراب تقدیری ہوتا ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ حروف علت اشباع حرکت سے ظاہر ہوتے ہیں جب کہ کم حرکت کو گرائے تو حرکت سے ظاہر ہونے والے حروف کو

بھی گرائے گا۔ علت کا معنی بیماری ہے یہ الفاظ بیمار کے معنی سے سز ہوئے ہیں یا جس طرح بیمار کا حالت بدلتی رہتی ہے یہ بھی بدلتے رہتے ہیں یا بیمار کی طرح کمزور ہوتے ہیں اس لئے ان کو علت کہتے ہیں۔

۴۔ لم فعل مضارع کو اس لیے ماضی منفی کے معنی میں کرتا ہے کہ اس کو ان شرطیہ سے مشابہت حاصل ہے کہ دونوں فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ ان شرطیہ ماضی کو مستقبل کے معنی میں کرتا ہے اس لیے کہ مضارع کو ماضی کے معنی میں کرتا ہے اس لیے کہ ایک دوسرے کی مذہبوں بھی ایک قسم کی مشابہت ہے۔

تفسیر۔ چونکہ بلن نام میں زمانہ حال نہیں ہوتا ترجمہ سطرچ ہوگا لَنْ تَفْعَلْ ہرگز نہیں کرے گا وہ ایک آدمی۔ لَنْ تَفْعَلْ ہرگز نہیں کیا جائے گا وہ ایک آدمی۔ جی کہتے ہوگا لَمْ تَفْعَلْ نہیں کیا اس ایک آدمی نے زمانہ گزشتہ میں۔ لَمْ تَفْعَلْ نہیں کیا گیا وہ ایک مذکر۔

بحث نفی جہد بلن در فعل مستقبل معروف

واحد	ثنیہ	جمع
لَمْ يَفْعَلْ	لَمْ يَفْعَلَا	لَمْ يَفْعَلُوا
لَمْ تَفْعَلْ	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلْنَ
لَمْ تَفْعَلْ	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلُوا
لَمْ تَفْعَلِي	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلْنَ
لَمْ أَفْعَلْ	لَمْ أَفْعَلَا	لَمْ أَفْعَلُوا

بحث نفی جہد بلن در فعل مستقبل مجهول

واحد	ثنیہ	جمع
لَمْ يَفْعَلْ	لَمْ يَفْعَلَا	لَمْ يَفْعَلُوا
لَمْ تَفْعَلْ	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلْنَ
لَمْ تَفْعَلْ	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلُوا
لَمْ تَفْعَلِي	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلْنَ
لَمْ أَفْعَلْ	لَمْ أَفْعَلَا	لَمْ أَفْعَلُوا

فصل۔ ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث نفی جہد بلن در فعل مستقبل بود۔ چون خواہی کہ لام تاکید بالون تاکید بنا کنی لام تاکید در اول فعل مستقبل در آوای رانفی جہد بلن گویند ولم در فعل مضارع در پنج محل جزم کند اگر در آخر او حرف علت نباشد و اگر باشد ساقط گرداند چون لَمْ يَزِدْ وَلَمْ يَخْشَ و حروف علت سه است واو والفت و یا کہ مجموعہ وے و آئی باشد و آن پنج محل اینست واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، و دو کلمہ حکایت نفس متکلم و در سبقت محل نون اعرابی را ساقط گرداند چہا رثنیہ و دو جمع مذکر غائب و حاضر و یکی واحد مؤنث حاضر و در دو محل در لفظیہ عمل نکند و آن دو محل اینست جمع مؤنث غائب و حاضر و در ہمہ کلمات عمل در معنی کن یعنی صیغہ فعل مضارع را بجعہ ماضی منفی گرداند۔

۱۔ لام تاکید فعل مضارع میں تاکید کا معنی پیدا کرے گا لیکن مالیت کے معنی سے خالی ہوگا کیونکہ نون تاکید معنی استقبال پیدا کرتا ہے اس لیے یہ ممکن نہیں کہ ایک وقت دونوں زمانے معتبر ہوں۔ تفسیر اکثر طور پر نون تاکید اور لام تاکید ایک وقت فعل مضارع پر داخل ہوں گے جبکہ وہ خبر ماضی ہو اور طلب والا معنی نہ پایا جائے اور اگر طلب والا معنی پایا جائے جیسے امر، تنہی اور استفہام تو صرف نون تاکید آتا ہے۔ ۲۔ آخر میں نون تاکید کو لانے کی وجہ یہ ہے کہ اس کو نون تنوین سے مشابہت حاصل ہے لہٰذا آخر میں ہوتا ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ اول میں لانے سے ابتداء بالساکن لازم آتی ہے وہ منع ہے ۳۔ دونوں تاکید میں ایک کے نزدیک دونوں ایک جیسے تاکید کئے جاتے ہیں یعنی کے نزدیک تفسیر میں تاکید زیادہ ہوتی ہے اسی طرح کو فوں کے نزدیک تاکید میں تفسیر اصل ہے۔

است کی وزن ثقیلہ دوم وزن خفیفہ وزن ثقیلہ وزن مشدور اکوینہ وزن خفیفہ وزن ساکن راگوینہ وزن ثقیلہ در
چہارہ کلمہ در آید وزن خفیفہ در ہشت کلمہ در آید و ما قبل وزن ثقیلہ در پنج محل مفتوح باشد و اس پنج محل اینست
واحد مذکر غائب و واحد مؤنث غائب و واحد مذکر حاضر و وصیغہ حکایت نفس متکلم و در شش محل ما قبل وزن
ثقیلہ الف باشد چہار تثنیہ و دو جمع مؤنث غائب و حاضر و در دو محل الف فاصل در آید و در جمع مذکر غائب
و حاضر و او در کردہ شود و ما قبل او منمہ گذاشتہ شود تا دلالت کند بر حذف و او از وصیغہ واحد مؤنث حاضر یا دور
کردہ شود و ما قبل او کسرہ گذاشتہ آید تا دلالت کند بر حذف یا وزن ثقیلہ در شش محل مکسور باشد و اس شش
محل یہاں است کہ در اس الف دمی آید و در باقی ہشت محل مفتوح وزن خفیفہ در ثقیلہ الف باشد در نیا یہ و در
باقی محل بیاید وزن اعرابی بالون تاکید جمع نہ شود۔

۱۵ ہشت کلمہ در آید و یکے یہ ہیں واحد مذکر غائب، جمع مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مؤنث حاضر، جمع مذکر حاضر، واحد مؤنث حاضر، واحد متکلم اور جمع متکلم۔
۱۶ وزن ثقیلہ کا ما قبل مفتوح ہوتا ہے کیونکہ وزن ثقیلہ میں نقل ہوتا ہے
اور فتح خفیفہ حرکت ہے تاکہ اعتدال پیدا ہو جائے۔
۱۷ وہ محل میں جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر میں وزن خفیفہ اور
وزن ثقیلہ میں الف فاصل لاتے ہیں کیونکہ بین زائد لانات کا ایک مگر
جمع ہونا مکروہ سمجھا گیا ہے اگرچہ متنبی میں تین وزن جمع ہیں لیکن ایک
وزن اس میں وقایہ ہے جس کا شے نہیں ہوتا اس لیے اس کا اعتبار نہیں
لیکن متنبی میں اگرچہ تین وزن جمع ہیں لیکن ایک وزن کلمہ کا ہے زائد نہیں
تین زائد وزن ایک جگہ جمع ہونے میں ہے۔
۱۸ نفعہ او کو جمع مذکر حاضر اور غائب میں بوجہ التقادیر ساکنین علی غیر
حسدہ لازم آنے کے وقت حذف کر دیتے ہیں چونکہ واؤ ضمیر فاعل ہے
اس کا حذف کرنا درست نہیں تھا اس لیے ما قبل ضمیر کو برقرار رکھتے
ہیں تاکہ واؤ کا قائم مقام ہو اور واؤ کی حذفیت پر دلالت کرے۔

فائدہ

پہلا ساکن مدہ اور دوسرا مدہ ہو کلمہ ایک ہو تو التقادیر ساکنون
علی حدہ ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کے علاوہ علی غیر مدہ ہے وہ نا حاضر
ہے ثقیلہ میں جمع مذکر غائب اور جمع مذکر حاضر اور واحد مؤنث حاضر میں
اگر پہلا ساکن مدہ اور دوسرا مدہ ہو تو اسے لیکن کلمہ ایک نہیں ہوتا
اس لیے واؤ اور یا کو حذف کر دیتے ہیں تثنیہ میں بھی اگرچہ یہ صورت
پائی جاتی ہے لیکن الف کی خفت کے پیش نظر اور اپنی عرب کے استعمال
کے مطابق ہونے کی وجہ سے برقرار رکھا جاتا ہے۔ جیسے واوہ

بحث لام تاکید بالون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معرب

واحد	تثنیہ	جمع	
لَيَفْعَلَنَّ	لَيَفْعَلَانِ	لَيَفْعَلُنَّ	مذکر غائب
لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلُنَّ	مؤنث غائب
لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلُنَّ	مذکر حاضر
لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلُنَّ	مؤنث حاضر
لَاَفْعَلَنَّ	لَاَفْعَلَانِ	لَاَفْعَلُنَّ	متکلم

بحث لام تاکید بالون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل مجہول

واحد	تثنیہ	جمع	
لَيَفْعَلَنَّ	لَيَفْعَلَانِ	لَيَفْعَلُنَّ	مذکر غائب
لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلُنَّ	مؤنث غائب
لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلُنَّ	مذکر حاضر
لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلُنَّ	مؤنث حاضر
لَاَفْعَلَنَّ	لَاَفْعَلَانِ	لَاَفْعَلُنَّ	متکلم

بحث لام تاکید بالون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل معرب

واحد	تثنیہ	جمع	
لَيَفْعَلَنَّ		لَيَفْعَلُنَّ	مذکر غائب
لَتَفْعَلَنَّ			مؤنث غائب
لَتَفْعَلَنَّ		لَتَفْعَلُنَّ	مذکر حاضر
لَتَفْعَلَنَّ			مؤنث حاضر
لَاَفْعَلَنَّ		لَاَفْعَلُنَّ	متکلم

کلمه مضموم باشد بجزه و فصل مضموم در اول اود در آخر و اگر ساکن کن اگر حرف علت نباشد چون از تَنْصُرُ اَنْصُرُ و اگر باشد ساقط شود چون از تَدْعوَادُعُ چون خواهی که امر حاضر مجهول و امر غائب معروف یا مجهول بنا کنی لام امر مضموم در اول اود در آخر و اگر جزم کن اگر حرف علت نباشد و اگر باشد ساقط شود چون لِيَذْهَبْ لِيَذْهَبْ لِيَذْهَبْ و وزن تاکيد بر تاء طلب و وزن ناكيد بر تاء تاكيد طلب آيد و وزن تاكيد چنانچه در مضارع می آید و در امر نیز می آید و در امر وزن اعرابی هم ساقط شود -

مؤنث حاضر	افعلی	افعلًا	افعلن
تو ایک مؤنث کرد	تو دو مؤنث کرد	تو دو مؤنث کرد	تو سب مؤنث کرد
مذکر حاضر	افعل	افعلًا	افعلوا
تو ایک مذکر کرد	تو دو مذکر کرد	تو دو مذکر کرد	تو سب مذکر کرد
واحد	تثنیه	جمع	

مؤنث حاضر	تَفَعَّلَ	واحد	تثنيه	جمع
مؤنث حاضر	تَفَعَّلَتِ	واحد	تَفَعَّلْتِ	تَفَعَّلُوا
مؤنث حاضر	تَفَعَّلْنَ	واحد	تَفَعَّلْتُمُ	تَفَعَّلُوا

۱۵۔ پہلے وہ اصل مضمون لائے ہیں جب عین کلمہ مضمون ہو سکے اور نہیں لائے تاکہ کسر سے مضمون کی طرف انتقال لازم نہ آئے اگرچہ فاعل درمیان میں فاعل ہے لیکن ساکن کو قرنی مانع نہیں سمجھا جاتا جیسے قنوتہ میں واو کو یا سے اس لیے بدلتے ہیں کہ ماقبل اس کا کسر ہے کیونکہ درمیان میں ساکن حرف کو معدوم سمجھتے ہیں۔

مضامین کے عین کلمہ پر فتح ہو تو مجزہ و صل کو فتح اس لئے نہیں دیتے تاکہ حالت و فنی میں مضامین معلوم کے واحد متکلم سے التباس طالع نہ آئے۔

للام امر مسکور ہونا ہے کیونکہ اس کو لام جارہ سے مسابہت ہے جس طرح وہ اسم ظاہر پر داخل ہو تو مسکور ہوتا ہے اور اس کا اعلیٰ جہ سے خاص ہے اس طرح لام امر فعل پر داخل ہوتا ہے اس کے ساتھ جزم خاص ہے نیز لام تاکید سے التماس لازم نہیں آئے گا کیونکہ وہ مفتوح ہوتا ہے البتہ لام جارہ ضمائر پر داخل ہو تو مفتوح ہوتا ہے کیونکہ وہ مبنی ہوتی ہیں خفت کا تقاضا کرتی ہیں فتح خفیف ہے ضمائر پر داخل ہونے کی سبب سے لام تاکید اور لام جارہ میں اس طرح فرق کیا جائے گا، کہ لام جارہ کے ساتھ ضمیر متصل ہوگی جیسے لہ (اور لام تاکید کے ساتھ منفصل جیسے لہو) اور فادخیرہ کے شے سے لام امر ساکن ہو جائے گا جیسے

کَیْفَعَلْنَ، ضرور ضرور کر کے گادہ ایک مذکر، کَیْفَعَلْنَ، ضرور ضرور
کجا جائے گادہ ایک مذکر، کَیْفَعَلْنَ، ضرور ضرور کر کے گادہ ایک
مذکر، کَیْفَعَلْنَ، ضرور ضرور کیا جائے گادہ ایک مذکر۔
سَلَامَ امر کا نفی سے فرمایا، اصطلاح میں امر وہ فعل ہے جس کو طلب
فعل کے لئے وضع کیا جائے طلب کرنے والا اپنے کا ہوا جزئیہ یا مادی
یا بڑا، البتہ اصول فقہ والوں کے نزدیک امر صرف وہ ہے کو طلب اپنے
آپ کو بڑا سمجھے اگر چھوٹا سمجھے تو دعایا عرض اگر یہ برابر سمجھے تو التماس۔
سَلَامَ علامت مضارع کو اسی لئے حذف کرتے ہیں کہ وقتی حالت میں
مضارع سے التماس نہ کہے اور وجہ یہ بھی ہے کہ فعل مضارع میں
تغیر کر کے امر بنانا مقصود ہوتا ہے علامت کو حذف کرنے کے بغیر تغیر
مکمل نہیں ہوتا۔ علامت مضارع صرف امر حاضر میں کثرت استعمال کی
وجہ سے حذف کرتے ہیں، امر حاضر مجہول، غائب معروف و مجہول میں
قلت استعمال کی وجہ سے علامت حذف نہیں ہوتی البتہ لام امر اور
سکون سے مضارع میں تغیر کر لیا جاتا ہے۔

سَلَامَ امر کے آخر کو ساکن کرتے ہیں کیونکہ یہ مبنی ہوتا ہے اصل بنار میں
سکون ہے اور ماضی کی طرح اسے اسم سے مشابہت بھی نہیں کہ حرکت پچا
تغید اور تنصیح سے حرف مضارع کو حذف کیا بعد میں
حرف متحرک ہے مجزہ وصل کی ضرورت نہیں آخر کو ساکن
کیا سجد اور ضح امر بن گئے۔ سَلَامَ نفی سے علامت
مضارع کو حذف کیا آخر سے حرف علت کو گرایا
قی امر بن گیا سَلَامَ تنصیح اور نصیحت میں
سے علامت مضارع کو حذف کیا عین
کلمہ مفتوح اور مکسور ہونے کی وجہ سے تشریح
میں مجزہ مکسور لایا آخر میں حرف
علت نہ ہونے کی وجہ سے
ساکن کیا اِھْثَرِثْ
اور اِھْثَرِثْ امر بن گئے۔ سَلَامَ تشریح اور تفسیر سے علامت مضارع کو حذف
کیا عین کلمہ مفتوح یا مکسور تھا مجزہ وصل مکسور لایا آخر سے حرف علت کو گرایا۔
اِھْثَرِثْ اور اِھْثَرِثْ امر بن گئے۔

بحث امر غائب معروف

واحد	ثنیہ	جمع	
لِیَفْعَلْ وہ ایک مذکر کرے	لِیَفْعَلَا وہ دو مذکر کریں	لِیَفْعَلُوا وہ سب مذکر کریں	مذکر غائب
لِتَفْعَلْ وہ ایک مؤنث کرے	لِتَفْعَلَا وہ دو مؤنث کریں	لِیَفْعَلْنَ وہ سب مؤنث کریں	مؤنث غائب
لَا فَعَلْ میں کر دوں (مذکر، مؤنث)	لِنَفْعَلْ ہم کریں، دو مذکر، سب مذکر، دو مؤنث، سب مؤنث		مشکلم

بحث امر غائب مجہول

واحد	ثنیہ	جمع	
لِیَفْعَلْ وہ ایک مذکر کیا جائے	لِیَفْعَلَا وہ دو مذکر کئے جائیں	لِیَفْعَلُوا وہ سب مذکر کئے جائیں	مذکر غائب
لِتَفْعَلْ وہ ایک مؤنث کی جائے	لِتَفْعَلَا وہ دو مؤنث کی جائیں	لِیَفْعَلْنَ وہ سب مؤنث کی جائیں	مؤنث غائب
لَا فَعَلْ میں کیا کر جاؤں (مذکر، مؤنث)	لِنَفْعَلْ ہم کئے جائیں، دو مذکر، دو مؤنث، سب مذکر، سب مؤنث		مشکلم

بحث امر حاضر معروف بانون ثقیلہ

واحد	ثنیہ	جمع	
إِفْعَلْ عَلَہ	إِفْعَلَا	إِفْعَلُوا	مذکر حاضر
إِفْعَلْنَ	إِفْعَلَا	إِفْعَلْنَ	مؤنث حاضر
×	×	×	مشکلم

بحث امر حاضر مجہول بانون ثقیلہ

واحد	ثنیہ	جمع	
لِنَفْعَلْ	لِنَفْعَلَا	لِنَفْعَلُوا	مذکر حاضر
لِنَفْعَلْنَ	لِنَفْعَلَا	لِنَفْعَلْنَ	مؤنث حاضر

بحث امر حاضر معروف بانون خفیفہ

واحد	ثنیہ	جمع	
إِفْعَلْ		إِفْعَلُوا	مذکر حاضر
إِفْعَلْنَ			مؤنث حاضر

بحث امر حاضر مجہول بانون خفیفہ

واحد	ثنیہ	جمع	
لِنَفْعَلْ		لِنَفْعَلُوا	مذکر حاضر
لِنَفْعَلْنَ			مؤنث حاضر

بحث امر غائب معروف بانون ثقیلہ

واحد	ثنیہ	جمع	
لِیَفْعَلْ	لِیَفْعَلَا	لِیَفْعَلُوا	مذکر غائب
لِتَفْعَلْ	لِتَفْعَلَا	لِیَفْعَلْنَ	مؤنث غائب
لَا فَعَلْ		لِنَفْعَلْ	مشکلم

بحث امر غائب مجہول بانون ثقیلہ

واحد	ثنیہ	جمع	
لِنَفْعَلْ	لِنَفْعَلَا	لِنَفْعَلُوا	مذکر غائب
لِنَفْعَلْنَ	لِنَفْعَلَا	لِنَفْعَلْنَ	مؤنث غائب
لَا فَعَلْ		لِنَفْعَلْ	مشکلم

بحث نہی حاضر معروف

مذكر حاضر	واحد	تشبيه	جمع
لَا تَفْعَلْ	لَا تَفْعَلْ	لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلُوا
مؤنث حاضر	لَا تَفْعَلِي	لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلْنَ

بحث نہی حاضر مجہول

مذکر حاضر	واحد	تثنیہ	جمع
لَا تَفْعَلْ ذِکْرًا تَأْتِیَکَ	لَا تَفْعَلْ ذِکْرًا تَأْتِیَکَ	لَا تَفْعَلَا ذِکْرَکُمَا	لَا تَفْعَلُوا ذِکْرَکُمْ
مَوْنَتَ حَاضِرٍ	لَا تَفْعَلْ ذِکْرًا تَأْتِیَکَ	لَا تَفْعَلَا ذِکْرَکُمَا	لَا تَفْعَلُوا ذِکْرَکُمْ

فصل - ایس جہہ کہ گفتہ شد بحث امر بود چون خواہی کہ نہی بنا کنی پس لایحی نہی در اول فعل مستقبل در آرد
لای نہی در آخر او در پنج محل جزم کند مثل ^۱لم اگر در آخر او حرف علت نباشد و اگر باشد ساقط گرداند چون
لَا تَدْعُ وَلَا تَحْشَ وَلَا تَهْتِفْ محل نون اعزانی را ہم دور نماید و در دو محل در لفظی صحیح عمل نکند و نون
تاکید چنانچہ در مضارع می آید مہر ان طریق در نہی نیز می آید ^۲تاکید چنانچہ در مضارع می آید مہر ان طریق در نہی نیز می آید
تاکید چنانچہ در مضارع می آید مہر ان طریق در نہی نیز می آید

بحث نہی غائب مجہول

واحد	تثنیہ	جمع
لَا يُفْعَلُ وہ ایک مذکر نہ کیا جائے	لَا يُفْعَلَانِ وہ دو مذکر نہ کیے جائیں	لَا يُفْعَلُونَ وہ سب مذکر نہ کئے جائیں
لَا تُفْعَلُ وہ ایک مؤنث نہ کی جائے	لَا تُفْعَلَانِ وہ دو مؤنث نہ کی جائیں	لَا تُفْعَلْنَ وہ سب مؤنث نہ کی جائیں
لَا أَفْعَلُ میں نہ کیا / کی جاؤں	لَا تُفْعَلُ ہم نہ کئے / کی جائیں	

تسعة اشْفَانْ، ضرور بر ضرور کر تو ایک مذکر الہی یُفْعَلْنَ ضرور بر ضرور کیا جائے
تو ایک مذکر الہی اِفْعَلْنَ ضرور بر ضرور کر تو ایک مذکر الہی یُفْعَلْنَ ضرور بر
ضرور کیا جا تو ایک مذکر الہی یُفْعَلْنَ ضرور بر ضرور کر سے وہ ایک مذکر الہی یُفْعَلْنَ
ضرور بر ضرور کیا جائے وہ ایک مذکر الہی یُفْعَلْنَ ضرور بر ضرور کر سے وہ ایک مذکر الہی
یُفْعَلْنَ ضرور بر ضرور کیا جائے وہ ایک مذکر الہی یُفْعَلْنَ ضرور بر ضرور کر سے وہ ایک
ہے جو ثقیلہ اور ثقیلہ کی تاکید میں فرق نہیں کرتے اور جو حضرات فرق کرتے ہیں ثقیلہ
میں زیادہ تاکید مانتے ہیں ان کے نزدیک ثقیلہ کا ترجمہ کرتے وقت ضرور بر ضرور اور
خفیفہ کا ترجمہ کرتے وقت ضرور اسی طرح نہیں ہی ثقیلہ کا ترجمہ کرتے وقت ہرگز نہ
اور خفیفہ میں ہرگز نہ گئے۔ سہلہ ہی وہ فعل ہے جن میں کسی شے سے روکا جائے
ہیئتہ مذکر، نہ کہ وہ غیر مفعول اور مفعول کا امر کی طرح استعمال کی قید میں اس میں

بحث نہی حاضر معروف بالنون ثقیلہ

جمع	ثنیہ	واحد	
لَا تَفْعَلْنَ	لَا تَفْعَلَانِ	لَا تَفْعَلَنَّ	مذکر حاضر
لَا تَفْعَلْنَ	لَا تَفْعَلَانِ	لَا تَفْعَلَنَّ	مؤنث حاضر

بحث نہی حاضر مجہول بالنون ثقیلہ

جمع	ثنیہ	واحد	
لَا تَفْعَلْنَ	لَا تَفْعَلَانِ	لَا تَفْعَلَنَّ	مذکر حاضر
لَا تَفْعَلْنَ	لَا تَفْعَلَانِ	لَا تَفْعَلَنَّ	مؤنث حاضر

بحث نہی حاضر معروف بالنون خفیفہ

جمع	ثنیہ	واحد	
لَا تَفْعَلْنَ		لَا تَفْعَلَنَّ	مذکر حاضر
		لَا تَفْعَلَنَّ	مؤنث حاضر

بحث نہی حاضر مجہول بالنون خفیفہ

جمع	ثنیہ	واحد	
لَا تَفْعَلْنَ		لَا تَفْعَلَنَّ	مذکر حاضر
		لَا تَفْعَلَنَّ	مؤنث حاضر

لَا تَفْعَلْنَ، ہرگز نہ کر تو ایک مذکر الہ
لَا تَفْعَلْنَ، ہرگز نہ کیا جانو ایک مذکر
لَا تَفْعَلْنَ، ہرگز نہ کر تو ایک مذکر

لَا تَفْعَلَنَّ، ہرگز نہ کیا جانو ایک مذکر

بحث نہی غائب معروف بالنون ثقیلہ

جمع	ثنیہ	واحد	
لَا يَفْعَلْنَ	لَا يَفْعَلَانِ	لَا يَفْعَلَنَّ	مذکر غائب
لَا يَفْعَلْنَ	لَا يَفْعَلَانِ	لَا يَفْعَلَنَّ	مؤنث غائب
	لَا يَفْعَلَنَّ	لَا يَفْعَلَنَّ	متکلم

بحث نہی غائب مجہول بالنون ثقیلہ

جمع	ثنیہ	واحد	
لَا يَفْعَلْنَ	لَا يَفْعَلَانِ	لَا يَفْعَلَنَّ	مذکر غائب
لَا يَفْعَلْنَ	لَا يَفْعَلَانِ	لَا يَفْعَلَنَّ	مؤنث غائب
	لَا يَفْعَلَنَّ	لَا يَفْعَلَنَّ	متکلم

بحث نہی غائب معروف بالنون خفیفہ

جمع	ثنیہ	واحد	
لَا يَفْعَلْنَ		لَا يَفْعَلَنَّ	مذکر غائب
		لَا يَفْعَلَنَّ	مؤنث غائب
		لَا يَفْعَلَنَّ	متکلم

بحث نہی غائب مجہول بالنون خفیفہ

جمع	ثنیہ	واحد	
لَا يَفْعَلْنَ		لَا يَفْعَلَنَّ	مذکر غائب
		لَا يَفْعَلَنَّ	مؤنث غائب
		لَا يَفْعَلَنَّ	متکلم

لَا يَفْعَلْنَ، ہرگز نہ کرے وہ ایک مذکر، لَا يَفْعَلْنَ، ہرگز نہ کرے وہ ایک مذکر، لَا يَفْعَلْنَ، ہرگز نہ کرے وہ ایک مذکر، ہرگز نہ کیا جائے وہ ایک مذکر

فصل، ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث نہی بود چون خواہی کہ اسم فاعل بنا کنی اسم فاعل گرفتہ می شود از فعل مضارع معروف پس علامت مضارع را حذف کن بعد از اں فاعلمہ را فتمدہ و میان فاعلین الف فاعل دسار و عین کلمہ را کسرہ دہ و لام کلمہ را نون زیادہ کن تا اسم فاعل گردد۔

بحث اسم فاعل

مذکر	واحد	تثنیہ	جمع
مَفْعُولٌ	کیا ہوا ایک مذکر	مَفْعُولَانِ	مَفْعُولُونَ
مَفْعُولَاتُ	کی ہوئی ایک مؤنث	مَفْعُولَتَانِ	مَفْعُولَاتُ

تتمہ در بیان اسم ظرف واسم آلہ واسم تفضیل

فصل: چون خواهی که اسم ظرف زمان و مکان بنا کنی علامت مضارع را حذف کن و میم مفتوح در اول آوردار
و عین کلمه را فته ده اگر مضموم باشد و اگر مفتوح باشد بحال خود بانه مگرد مثال و همچنین اگر مکسور باشد مگرد ناقص
و مضاعف و لام کلمه را تنوین ملحق کن تا اسم زمان و مکان گردد -

بحث اسم ف

واحد	تثنیہ	جمع
مَفْعَلٌ کرنے کا ایک وقت یا ایک جگہ	مَفْعَلَانِ کرنے کے دو وقت یا دو جگہیں	مَفَاعِلُ کرنے کے سب وقت یا سب جگہیں

فصل: ایں سہرہ کہ گفتہ شد بحجت اسم ظرف بود چوں خواہی کہ اسم الہ بنا کنی علامت مضارع را حذف کن و میم

۱۴۔ اسم کے فعل مضارع سے بنایا جائے تاکہ فعل کے واسطے ہونے پر دلالت کرے یعنی اس کے ذریعے فعل میں سے فعل صادر ہو۔ علامۃ نقیضانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ افعال مقیدہ جو فاعل و اعضا سے صادر ہوتے ہیں صرف ان سے مرکب مشق ہوتا ہے تاکہ افعال مقیدہ کا اثر فعل سے مفعول تک بواسطہ نہ پہنچے۔

۱۵۔ مفعول محسوس ہونے سے کہیں کہیں مفعول لانے سے غلطی سے اور مفعول لانے سے باب افعال کے اسم مفعول سے التباس لازم آتا۔

اسم آلہ کے بعض صیغوں کے آخر میں اگرچہ لفظ تاکو لایا جاتا ہے لیکن وہ صیغہ مؤنث کا نہیں ہوتا کیونکہ قابلیت و مقبولیت کے لحاظ سے مذکر و انثیت کا اعتبار کیا جاتا ہے اس لئے مفعول، مفعولہ اور مفعول تینوں کا ایک حصہ ہو گا۔ مگر نہ کہ ایک آلہ۔
مذکر اور مؤنث کا کسی ایک میں بھی لحاظ نہیں۔

۱۔ انجمنِ ظرف وہ اسم ہے جو فعل مضارع سے بنایا جائے تاکہ مصدری
جسے کے وقوع کے زمانہ یا مکان پر دلالت کرے (مصدری معنی سے
مراد وحدت ہے) تعریف سے یہ واقع ہوا کہ ظرف کی دو قسمیں ہیں زمان
اور مکان جب لفظ جسے اس معنیٰ زمان کے متعلق سوال کریں تو جواب میں واقع
ہونے والی ظرف کو زمان کہیں گے اور جب لفظ اپنے سے سوال کیا جائے تو
جواب میں ظرف مکان واقع ہوگی۔ زمان کی مثال متنی فعل جواب مفعولہ کو لم
نحمت مکان کی مثال اپنے فعل جواب مفعولہ دائرۃ

کے خلاف ناسے کا نا بھریے، جس کے معنی اس کے عین کلمہ مقصور یا معنوم ہو جو
ظرف کے عین کلمہ مقصور ہوگا جیسے مقصور، منصرف، لیکن مثال جیسے عقل، لفظ
میں مطلقاً ظرف کسور، لایین ہوگی، لہذا اگر معنی اس کے عین کلمہ پر کسور ہو
تو ظرف کے عین کلمہ پر بھی کسور ہوگا جیسے مضروب، لیکن ناقص، اندھا، نقص
عین مطلقاً ظرف مقصور، لایین ہوگی۔

اس کی بحث کو پہلے اس لیے ذکر کیا تاکہ تمام فعلوں کی بحث ایک جگہ ہو جائے۔ **اسم فاعل** وہ اسم ہے جو مفعول سے متعلق ہو تاکہ اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل قائم ہو، حدوث پایا جانے اور نسبت غیر کے زیادتی نہ پائی جائے حدوث سے صفت متبرکہ کو نکال کر اسمیں دوام ہوتا ہے۔ زیادتی کی نفی کر کے تفضیل کو نکالنا۔ اسمیں بنسبت غیر کے زیادتی ہوتی ہے بتبعیہ۔ اللہ تعالیٰ کی صفات خالق و رازق ہیں اگرچہ دوام ہوتا ہے لیکن باعتبار صیغہ کے نہیں بلکہ باعتبار موصوف کے کہ موصوف میں دوام ہے اس لیے صفات میں بھی دوام ہے۔ فائدہ اسم فاعل کے مشتق ہونا اور خاص و زین ہونا ضروری ہے لیکن فاعل کے لیے ضروری نہیں کہی مشتق ہو کبھی غیر مشتق ہوتا ہے جیسے حیاء زید میں زید فاعل ہے حیاء مضافہ زید اور حیاء مضافہ زید میں مضاف اور مضاف فاعل ہیں **اسم فاعل** کو فعل مضارع سے بناتے ہیں کیونکہ اسم فاعل کو مضارع سے حرکات و سکنات اور تعداد و حروف میں مشابہت ہے نیز دونوں نمبر کی صفت واقع ہونے میں مشابہ ہیں۔ **اسم علامت** مضارع کو حذف

نکودیتے ہیں کیونکہ جب فاعل بنائیں گے تو مضارع نہیں رہے گا لہذا اس کی علامت بھی حذف کی جائے گی۔ **فہ** فتح خفیف حرکت ہے ابتدا یا لکن محال ہونے کی وجہ سے اس حرکت کو مخفف کیا۔ **فہ** الف کو لاتے ہیں تاکہ ماضی سے التباس لازم نہ آئے اول میں نہیں لاتے کیونکہ الف

مکسور در اول اور در آخر وعین کلمہ رافتحہ وہ اگر مفتوح نباشد و لام کلمہ را تنوین ملحق ساز تا اسم آ کہ گردد و اگر بعد
عین کلمہ الف آری و یا پس لام تا زیادہ کنی دو صیغہ دیگر اسم آ کہ اکثر موافق قیاس است پدید می آید
بحث اسم آ کہ

واحد	تثنیہ	جمع
مِنْعَلٌ	مِنْعَلَانِ	مَفَاعِلُ
مِنْعَلَةٌ	مِنْعَلَتَانِ	"
مِنْعَالٌ	مِنْعَالَانِ	مَفَاعِلُ

فصل: ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث اسم آ کہ بود چوں خواہی کہ اسم تفضیل بنا کنی علامت مضارع را حذف کن
و سمره اسم تفضیل در اول اور در آخر وعین کلمہ رافتحہ وہ اگر مفتوح نباشد لام کلمہ را بحالت خود بگذر ایں طریق بنائے

اسم تفضیل وہ اسم ہے جو فعل مضارع سے بنایا جاتا ہے ایسی چیز کے
لیے کہ فعل اس کے ساتھ قائم ہو بطور حدوث اور اس میں زیادتی پائی
جائے نسبت غیر کے جیسے زَيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ غَيْرِهِ۔ زیادتی فاعل
میں ہوتی ہے مفعول میں نہیں اگرچہ اَشْفَقُ، اَشْفَقُ، اَعْدُو میں
زیادتی مفعول میں ہے لیکن یہ شاید ہیں جیسے اگرچہ قانون کے خلاف ہیں
لیکن استعمال کے موافق ہیں۔

سمرہ کو اس لیے زیادہ کرتے ہیں کہ اس کو حدوث علت میں سے
الف کو مناسبیت ہے خود حدوث علت میں سے یا کو زائد کرنے سے
مضارع کے فاعل کے صیغہ سے التباس لازم آتا اور واؤ کے زائد کرنے
سے فاعل سے التباس لازم آتا کیونکہ تا اصل میں واؤ ہوتی ہے۔ مثلاً
وَوَدَّ عَلِيٌّ مَعِي وَادَّيْتُ عِيْسَى وَادَّيْتُ عِيْسَى، وادَّيْتُ عِيْسَى
اور وادَّيْتُ عِيْسَى اس لئے وادَّيْتُ سے بدل دیا اور الف کو زائد کرنا ممکن
نہیں کیونکہ پہلا لفظ ساکن ہو تو پڑھنا مشکل ہے۔

اسم تفضیل ثلاثی مجرد کے غیر تینے ثلاثی مزید، رباعی مجرد، رباعی
مزید سے نہیں آتا اور ثلاثی مجرد سے بھی نہیں آئے گا جب کہ اس میں
لون رنگ اور عیب والا معنی پایا جائے جیسے اَحْمَرُ، اَعْيَى،
یہ اسم تفضیل نہیں اسی طرح اسم تفضیل افعال ناقصہ سے نہیں آئے گا

اسم تفضیل برائے مذکر ست اما چوں صیغہ مؤنث بنا کنی بعد حذف علامت مضارع فارصمہ وہ وعین
را ساکن کن و بعد لام الف مقصورہ لاحق کن و لام کلمہ رافتحہ وہ تا اسم تفضیل مؤنث گردد۔
بحث اسم تفضیل

واحد	تثنیہ	جمع
مَذْكُرٌ	أَفْعَلَانِ	أَفْعَلُونَ (جمع مذکر سالم)
مَوْثٌ	فُعْلَيَانِ	فُعْلَيَاتُ (جمع مؤنث سالم)

تمت بالخیر

فائدہ

الف مقصورہ جب تیسری جگہ سے بعد
میں آئے ہیں پھر بھی، پانچویں اور چھٹی
جگہ تو اس کو تثنیہ اور جمع مؤنث سالم
بناتے وقت یا سے بدل دیتے ہیں اسی
لیے تثنیہ فُعْلَيَانِ اور جمع مؤنث سالم
فُعْلَيَاتُ آتا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

بدل اسعدک اللہ تعالیٰ فی الدارين کہ جملہ افعال متصرفہ واسما می ممکنہ از روی ترکیب
حروف اصل برد و گوشت ثلاثی و رباعی اما ثلاثی آن باشد کہ در ماضی اوسہ حرف اصلی باشد چون نَصَر و
حَرَب و رباعی آن باشد کہ در ماضی اور چہار حرف اصلی باشد چون بَعَث و عَرَب و غَرَب اما ثلاثی برد و گوشت است
یکی خبر کہ در ماضی اور حرف زائد نباشد و دیگر مزید فیہ کہ در ماضی اور حرف زائد نیز باشند اما آنکہ در و حرف
زائد نباشد آن نیز برد و گوشت است یکی مطلق کہ وزن او بیشتر آید و دیگر شاذ کہ وزن او کمتر آید۔ اما مطلق در
پنج باب است۔

سہ ہاں میں باز آمد ہے اور وہاں امر سے دانستن سے جیسے جانا مری
میں (فعل) اور فارسی میں ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں غائب کو
متنبہ کرنا مقصود ہو اور اس کی غفلت دور کرنی مقصود ہو تو یہ لفظ ذکر
کیا جاتا ہے۔ البتہ فارسی لفظ ذکر کر کے اشارہ کیا ہے کہ کتاب کی عبارت
فارسی میں ہوگی۔ سہ افعال متصرفان فعلوں کو کہتے ہیں جن کی ماضی،
مضارع اور غیرہ کی گونا گویاں ہوتی ہیں سہ اسانے ممکنہ سے مراد
اسما و مضارب ہیں جیسے وہ اسم جنکو ماضی اصل سے مشابہت نہ ہو وہ ممکن
ہوتا ہے ممکن کا معنی جگہ دینا، قدرت دینا، ممکن بھی اعراب کو جبکہ
دیتا ہے اولیٰ ہے آپ پر قادر کرتا ہے اس لیے اس کو ممکن کہتے ہیں۔

یہاں تمام اسماء مشتقہ اور مضارع و ماضیہ مراد ہیں۔
ثلاثی و رباعی دونوں لفظوں کے فاعل پر ضم ہے منسوب بہوی ثلثہ
اور منسوب بہوی اربعہ معنی ہے یعنی تین حرفوں والا اور چار حرفوں والا
ماضی کے واحد ذکر فاعل کے معنی سے پتہ چلے گا کہ یہ ثلاثی ہے یا
رباعی مصدر یا کسی اور فعل سے نہیں کیونکہ ان میں ثلاثی مجرد سے ہونے
کے باوجود بھی حروف زائد آتے رہتے ہیں۔
ثلاثہ مجرد وہ ہوگا جس کے ماضی کے واحد فاعل کے معنی میں حروف اصل
سے کوئی زائد نہ ہو باقی مصدر اور تمام مشتقات ماضی کے تالیف ہوں گے
یعنی کو بھی مجرد کہیں گے۔

عہ لغت کسی کام پر اچھا کرنا، ظاہر کرنا، نظر کرنا، تفتیش کرنا، اور
پریشان کرنا، یعنی چیزوں کو بعض پر پھیرنا، کسی چیز کو باہر لانا، دور
کرنا، منتشر کرنا، حق کو منہدم کرنا، زیریں چیز کو بالا کرنا،

باب اول

بروزن فعل یفعل بفتح العین فی الماضی وضمها فی الغائب چون النَصْر والنَّصْرۃ یاری کردن
تصرفیہ: نَصَر یَنْصُرُ نَصْرًا فہو نَصْرٌ نَصْرًا فہو مَنْصُورٌ الامر منہ اَنْصَرُ والنہی عنہ
لَا تَنْصُرِ الطرف منہ مَنْصَرٌ والآلۃ منہ مَنْصَرٌ وَمَنْصَرۃٌ وَمَنْصَارٌ وَتَشْتَبِہُا مَنْصَرَانِ وَمَنْصَرَانِ
والجمع منہا مَنْاصِرٌ وَمَنْاصِرٌ فعل التفضیل منہ اَنْصَرُ والمؤنث منہ نَصْرٰی وَتَشْتَبِہُا اَنْصَرَانِ وَنَصْرَیَاں
والجمع منہا اَنْصُرُونَ وَاَنْاصِرُ وَنَصْرٌ وَنَصْرَیَاں: اَنْطَلَبُ، جتن، الدَّخُولُ، در آمدن، اَلْقَتْلُ،
کشتن، اَلْقَتْلُ، تافتن۔

ان ہما مثال بروزن تصرفی آید

باب دوم: بروزن فعل یفعل بفتح العین فی الماضی وکسرہا فی الغائب چون الضَرْبُ والضَّرْبۃُ زدن
ورفتن بر روی زمین وپدید کردن مثل تَصْرِیفِہ: ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْبًا فہو ضَارِبٌ وَضَرْبٌ
یُضَوَّبُ ضَرْبًا فہو مَضْرُوبٌ الامر منہ اَضْرِبُ والنہی عنہ لَا تَضْرِبِ الطرف منہ مَضْرُوبٌ والآلۃ منہ
مَضْرُوبٌ وَمَضْرُوبۃٌ وَمَضْرَابٌ وَتَشْتَبِہُا مَضْرَبَانِ وَمَضْرَبَانِ والجمع منہا مَضَارِبٌ وَمَضَارِبٌ
افعل التفضیل منہ اَضْرِبُ والمؤنث منہ ضَرْبٰی وَتَشْتَبِہُا اَضْرَبَانِ وَضَرْبَیَاں والجمع منہا اَضْرِبُونَ و
اَضْرَابٌ وَضَرْبٌ وَضَرْبَیَاں: اَلْعَلَّ، غلبہ کردن، اَلظَلَمُ، ستم کردن، اَلْفَصْلُ، جدا کردن

ان ہما مثال بروزن ضرب تصرفی آید

۱۔ تثنیہا ہے مراد اسم تفضیل کے ذکر اور مؤنث کا تثنیہ، مذکر کا الضربان
اور مؤنث کا نصربان۔
۲۔ الجمع منہا ہے مراد اسم تفضیل کے ذکر اور مؤنث کی جمع، اَنْصُرُونَ
جمع مذکر سالم، اَنْاصِرُ جمع کسر، نصربان، جمع مؤنث سالم۔

تنبیہ
ماشیہ نمبر ۳ سے لے کر نمبر ۱۰ تک مجرد کے تمام بابوں کو اسی پر قیاس
کیا جائے۔
۱۔ پدید کردن مثل: مثال بیان کرنا المعنی سے یہی بیان کیا حَرْبٌ
الْمَثَلُ، مثال بیان کرنا۔
بدھن کے نزدیک مثال کی قید کے بغیر بھی ضرب مثال بیان کرنے
کے معنی میں آتا ہے۔

۱۔ فاعل مضارع کا دوسرا نام ہے۔ یہ خبر سے بنا ہے جس کا معنی ہے
باقی رہنا، چونکہ مضارع میں بھی زمانہ نظر کے وقت تک باقی رہتا ہے،
گذر ہوا نہیں ہوتا اس لیے اسے فاعل کہا جاتا ہے۔
۲۔ تصرف کا معنی ہے پھیرنا یعنی گردان کرنا، ایک کلمہ کو ایک حال
سے دوسرے حال کی طرف پھیرنا۔ یہاں جو گردان ذکر کی گئی ہے اس کو
صرف مفسر کہتے ہیں اس میں ہر ایک مشتق کا ایک ایک معنی ذکر کر دیا جاتا
ہے جیسے فَعَوَ ماضی کا واحد فاعل اور یَنْصُرُ مضارع کا واحد فاعل
کا تثنیہ ہے۔

۳۔ تثنیہا ہے مراد ظرف اور نہ کا تثنیہ: ظرف کا مَنْصَرَانِ اور آلہ
کا تثنیہ مَنْصَرَانِ۔
۴۔ الجمع منہا ہے مراد بھی ظرف اور آلہ کی جمع، مَنَاصِرُ ظرف اور آلہ
دونوں کی جمع ہے لیکن مَنَاصِرُ صرف آلہ کے وزن مَنْصَارٌ کی جمع ہے۔

فائدہ

تین باب جن کی ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکت مختلف
ہو وہ اسی اختلاف حرکت کی وجہ دعائم الارباب (تمام بابوں کے متون
اور اصل) کہلاتے ہیں۔

باب سوم: بروزن فعل یفعل یفعل العین فی الماضی وفیها فی الغابر چون السمع والسمع
 شنیدن و گوش فراداشتن تصریفیه: سمع یسمع سمعاً فهو سامع وسمع یسمع سمعاً فهو سامع
 الامر منه السمع والنهی عنه لا تسمع والظرف منه مسمع والآلة منه مسمعه ومسمعا وثنیتها
 مسمعان ومسمعات والجمع منها مسماع ومسماعین واصل التفضیل منها سميع والمؤنث منه سمعی وثنیتها
 اسمعان وسمعیان والجمع منها اسمعون واسماع وسمیع وسمعیات العلم والسن الفهم وریافتن
 الحفظ نگاہ داشتن، الشهادة گواهی دادن، الحمد ستودن، الجمل نادانستن۔

باب چهارم: بروزن فعل یفعل یفعل العین فیها چون الفتح فتشادون تصریفیه فتح یفتح فتحة فتحات
 ففتح وفتح یفتح فتحة فتحات الامر منه افتح والنهی عنه لا تفتح والظرف منه مفتح والآلة منه مفتحة
 ومفتحة ومفتحات وثنیتها مفتحتان ومفتحات والجمع منها مفتاح ومفتاح واصل التفضیل منه
 افتح والمؤنث منه فتی وثنیتها افتحتان وفتحیات والجمع منها افتحون وافتاح وفتح وفتحیات
 المنع بازداشتن، الصنع رنگ کردن، الوضن گردی داشتن، السخا پوشت کشیدن۔
 بدانکه هر فعل که بریں وزن آید بجای عین فعل یا لام فعل او حرفی باشد از حروف حلق و حروف حلق
 شش است الحاء الخاء والعین والغین والهاء والهزة که مجموع دس اخ جمعده باشد اما دکن یرکن
 وانی یا بی فاذا۔

سلف السمع فاکثر من فتح وکسر واولون آتے ہیں جس کا معنی ہے سنا،
 معنی کے نزدیک بالفتح مصدر ہے اور بالکسر حاصل مصدر ہے اس
 طرح سماع، ساعته، ساعیة بالفتح مصدر ہیں
 سلف ماضی اور مضارع دونوں کے عین کسر پر فتح ہوگا۔
 سلف الفتح کیونکہ حکم کرنا، فرخ ہونا، کامیاب ہونا۔
 سلف فتح یفتح کے باب پر آنے کے لیے یہ قانون ہے کہ جس لفظ کے
 عین کسر یا لام کسر میں حرف حلق ہوگا وہی اس باب پر آنے کا لیکن
 یہ قانون نہیں کہ جس کسر کا عین یا لام حلق ہو وہ ضرور فتح پر آئے گا
 اس لیے کہ شہد یشہد کے عین کسر میں حرف حلق ہے اور سبھ
 یسبھ کے لام کسر میں حلق ہے لیکن فتح باب پر نہیں۔
 سلف وکن یرکن د میلان کرنا، قوی جانب ہونا فتح باب پر

آیا ہوا ہے حالانکہ عین یا لام کسر حلق نہیں، ایک جواب یہ ہے کہ یہ شاذ
 ہے یعنی خلاف قانون ہے اگرچہ موقتی استعمال ہے، دوسرا جواب یہ ہے
 کہ اس میں تدخّل ہے یعنی ماضی ایک باب سے اور مضارع دوسرے باب
 سے ہے یہ کوئی مستقل باب نہیں۔
 وکن یرکن (دفعہ فقہو) سے ماضی لا اور وکن یرکن سے مضارع آیا
 اس طرح بقا پر یہ باب فتح سمجھا جائے واقعہ یہ دو بابوں کا مجموعہ ہے۔
 سلف اجی یا بی فتح کے وزن پر ہے۔ اگرچہ عین یا لام کسر حلق نہیں
 لیکن یہ بھی شاذ ہے یعنی خلاف قانون ہے، اگرچہ استعمال کے مطابق،
 یہ شاذ کی تین قسموں سے ایک ہے۔ شاذ کی تین قسمیں بیان کی جا چکی ہیں۔
 ملاحظہ ہو حصہ ۳۲ حاشیہ ۵۔

باب پنجم: بروزن فعل یفعل یفعل العین فیها بدانکہ اس باب لازم سرت وبیشتر اسم فاعل اس
 بروزن فعلی آید چون الکرم والکرامة بزرگ شدن تصریفیه کرم یرکرم کرمًا وکرامة فهو
 کریم الامر منه اکرم والنهی عنه لا تکرّم والظرف منه مکرم والآلة منه مکرمہ ومکرام و
 ثنیتها مکرمات ومکرمات والجمع منها مکرم ومکرمین واصل التفضیل منه اکرم والمؤنث منه کرّمی
 وثنیتها اکرمات وکرّمیان والجمع منها اکرمون واکارم وکرم وکرمیات اللطف واللطافة
 پاکیزہ شدن، القرب نزدیک شدن، البعد دور شدن، الکثرة بسیار شدن۔
 اما شاذ آنکہ وزن او کمتر آید انرا سہ باب سرت۔

باب اول: بروزن فعل یفعل یفعل العین فیها چون الحسب والحسبان تصریفیه
 حسب یحسب حسبا وحسباناً فهو حاسب وحسب یحسب حسبا وحسباناً فهو
 محسوب الامر منه احسب والنهی عنه لا تحسب والظرف منه محسوب والآلة منه محسوبة
 ومحساب وثنیتها محسبان ومحسبان والجمع منها محاسب ومحاسب واصل التفضیل منه احسب
 والمؤنث منه حسبی وثنیتها احسبان وحسبان والجمع منها احسبون واحساب وحسب وحسبان
 بدانکہ صحیح ازیں باب خبر حسب یحسب ولعم یعم دیگر نیامده است النعم والنعمة خوش عیش شدن

سلف فعل لازم وہ ہے جو فاعل پر اکٹھا کر کے مفعول پر کی اسے ضرورت نہ
 ہو، فعل متعدی وہ ہے جس کو فاعل کے ساتھ مفعول پر کی ضرورت ہی ہو
 جیسے کرم وہ بزرگ ہوا یہ لازم ہے شریف ماضی اسے پانی یا یہ متعدی
 ہے، اکثر ضرور پر متعدی کا اردو ترجمہ کرتے وقت اس میں "نے" آتا ہے
 خیال رہے باقی چار مفعول یعنی مطلق، لہ، معر، فیہ، لازم اور متعدی دونوں
 کے آتے ہیں۔
 فائدہ، فعل لازم کا اسم مفعول اور فعل مجہول بغیر واسطہ حروف جار کے
 نہیں آتا اسی لیے مجہول بنا سے وقت کو کم دینا بڑھا جائے۔
 سلف یعنی اس باب کے قائل کل جگہ صفت مشبہ بروزن فعل استعمال کرتے
 ہیں کبھی اسی معنی کے لیے کرم یا نعم اور مکرم، فتح العین کسر بھی استعمال کرتے
 ہیں۔ سلف کم استعمال ہونے والے تین باب اگرچہ مصنف نے ذکر کیے ہیں لیکن
 محققین کے نزدیک ثلاثی مجرد کے فقط چھ باب ہیں پانچ کثیر الاستعمال اور ایک
 (حسب یحسب) کم استعمال ہوتا ہے لیکن دو اور باب جو مصنف نے ذکر کیے

ہیں ان کا ذکر ان کے ساتھ ان شاء اللہ کیا جائے گا کہ وہ اصل میں مستقل باب نہیں
 سلف الحسب صاحب زادہ الاول نے بیان کیا ہے کہ مصدر حسبان (دیکھ کر)
 اور محسبۃ (فتح الیم وکسر امین) کا معنی ہے سمجھنا اور یہ باب فعل یفعل
 آتا ہے لیکن جب مصدر حسب بفتح الحاء اور حسبان بفتح الیم آتا ہے تو اس باب علم
 سے آئے گا اس کا معنی ہونا، شمار کرنا، حساب کرنا، سب کا معنی سمجھنا، کرنا غلط ہے۔
 سلف محسب سے صفت دو باب فعل یفعل کے وزن پر آتے ہیں البتہ مفعول
 میں سے جب باب اس وزن پر آتے ہیں جیسے وجہ، دوست رکھنا، ذوق رکھنا
 ہونا، ذوق، موافق ہونا، و تفتح، معنی ہونا، ذوق میلان پانا و غیرہ
 ہونا، ذوق، سوچنا، ذوقی حقائق سے آگ نکالنا، ذوقی نزدیک ہونا و غیرہ
 کینہ رکھنا، ذلہ، ظم رکھنا، ذمنا، ذم اور صرت سے عقل کا ذائل ہونا،
 ذہیل، غیر مراد کی طرف دیکھ جانا، و عجم، کسی کے حق میں نفرت کی دعا
 کرنا، و طعنی، پامال کرنا، یبکیس، ناامید ہونا، یبکشی،
 خشک ہونا۔

کلمہ میں نہ ہو۔ قال اور باج اصل میں قول اور بیع تھے ان میں قانون جاری ہوا لیکن قول، بیع اور قول، بیع اور وعدہ، بیع اور قول اور قولی حی اور عصوان، رجحان اور عصوانہ اور عصوان، رجحان اور مصدقین اور جلالہ، حیوان، صوری، حکمی

مکتوبات اور افضل التفضیل مکتوبات، اکتوبات، اکتوبات میں قانون جاری نہیں کیا گیا کیونکہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ مکتوبات اور افضل التفضیل میں قانون جاری نہیں ہوتا، مسئلہ قاعدہ: ہر وال ساکن اس کے بعد تا متحرک ہو سوائے تا افتعال کے اس وال کو تا کرتے ہیں اس کے بعد تا کو

۱۔ کاٹھدا اصل میں کاڈ ہے واڈ کو جمرہ سے بدل کاٹھدا ہو گیا۔
 قاعدہ، ہر واڈ اور یا جو واقع ہوا لغت فاسل کے بعد اور یا واقع ہو
 یا تصغیر کے بعد اصل نامی میں سلامت نہ رہی ہو یا اس کا اصل ہو
 ہی نہیں ہو اس واڈ اور یا کو جمرہ سے بدل دیتے ہیں جیسے کاڈ، قابل
 بالغ سے کاٹھ، قابل، بالغ بناتے ہیں ساقبت اصل میں ساقب
 سے اس کا اصل استعمال نہیں، عاڈ، صامیڈ میں قانون جاری نہیں
 کیونکہ ان کا اصل سلامت رہتا ہے تصغیر کی مثال قوٹیل، بونیغ
 ہیں لیکن عوٹو، اوٹو، نیڈ میں قانون جاری نہیں ہوتا مسئلہ کیتڈ
 اصل میں کوڈ ہے واڈ کو یا کیا۔ قاعدہ ہر واڈ اور یا مسکور نامی
 جموں میں ضمہ کے بعد واقع ہوں ان کا کسرہ ماقبل کو دینا بعد از حذف
 حرکت ماقبل جائز ہے اگر واڈ ہو تو وہ ماقبل مسکور ہونے کی وجہ سے ماہر
 جائے گی جیسے کوڈ، قول، بیغ سے کیتھ، قیل، بیغ بنائے گئے
 مسئلہ مکوڈ اصل میں مکوڈ تھا واڈ پر مضمہ قبل تھا نقل کر کے ماقبل
 کو دیا دساکن جمع ہو گئے اس لیے ایک واڈ کو حذف کیا تو مکوڈ ہو گیا
 تنبیہ: امرکڈ اور می لاٹکڈ میں الف التثانیہ ساکنین کی وجہ سے
 گر گیا۔ مضارع جموں یکاڈ اور ظرف مکاڈ میں یکاڈ مضارع
 معلوم والا قانون جاری ہوا اسم مکوڈ، مکوڈ، مکوڈ
 مکوڈ ان اور اضل التفعیل اکوڈ، اکوڈ ان، اکوڈوں میں قانون
 جاری نہیں کیا گیا کیونکہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ اسم لہ اور اضل التفعیل میں
 قانون جاری نہیں ہوتا، مسئلہ قاعدہ، ہر وال ساکن اس کے بعد تا
 متحرک جو سوائے تا افعال کے اس وال کو تار کرتے ہیں اس کے بعد تا کو

باب دوم استیغفال چون الاستیصار طلب یاری کردن **تمصلیفه** استنصری استیصاراً
 فهو مستنصر واستنصری استیصاراً اذ هو مستنصر الامر منه استنصری والنهی عنه الاستنصری
 الاستیغفال امرش خواستن الاستیفساد پریدن الاستیغفار رمیدن و رمانیدن الاستیغلاف کسے
 را بجای خویش یا بجای دیگر نشانیدن الاستیحتاج بر خورداری گرفتن یکی یا بجزی بدانکه این هر دو باب
 لازم و متعدی آمده اند -

باب چهارم بر وزن افعیلاّل بدانکه این باب نیز لازم ست چون الإحمرارُ و سرخ شدن -
تصفریه احمرّ احمرّا و فهو محمرّ الامر منه احمرّ احمرّا و الحی عنده لا تحمرّ لا تحمرّ
لا تحمرّ: الإحمرارُ بر شدن الأصفر از زرد شدن الإحمرارُ گردا گرد شدن الإیلقاق البق شدن
باب پنجم بر وزن افعیلاّل چون الإذهامُ سخت سیاه شدن تصفریه اذهامٌ یذهامٌ یذهامٌ
فهو مذاهم الامر منه اذهامٌ اذهامٌ و البهی عنه لاتذهامٌ لاتذهامٌ لاتذهامٌ
الإسحیراز گندم گوس شدن. الأکیتات کیت شدن اسب الإسحیاب سفید شدن اسب،
الإصعیراز خشک شدن نبات، الإسحیراز سحر از شدن بدانکه این باب لازم است -

قاعدہ: واؤ اور یا جو ہمزہ سے بدل نہ ہوں اگر باب افتعال کے فاعل میں واقع ہوں تو واؤ اور یا کو تاکہ کے ساتھ کو تا میں ادغام کرنا واجب ہوتا ہے اور بعد کو اِغْد اور اِشْتَم کو اِشْتَم کر کے ہیں لیکن اِشْتَم اصل میں باء غیر تھانیہ یا ہمزہ سے بدل ہے لہذا اسے تاکہ سے نہیں بدلنا اِغْد اصل میں اِغْد تھا پھر اِغْد بنایا پھر اِغْد بنایا اگر یہ یا ہمزہ سے بدل ہے لیکن شاذ ہے۔ قاعدہ: باب افتعال کے فاعل میں سین یا شین واقع ہو تو تاکہ کو فاعل کی حسی بنانا جائز ہے پھر ادغام کرنا واجب ہے اِشْتَم اور اِشْتَم کو کسی طرح پڑھیں یا اِشْتَم اور اِشْتَم بنالیں۔ قاعدہ: باب افتعال کے فاعل میں ط، ظ، صاد، ضاد میں سے کوئی ایک واقع ہو تو تاکہ سے بدلنا واجب ہے پھر ط میں صرف ادغام جیسے اِطْلُب کو اِطْلُب پڑھنا واجب ہے۔ ظ میں ادغام اِظْہار دولای جائز ہیں اِظْہار کو اِظْہار کے یا ٹی کو اِظْہار کو اِظْہار، اِظْہار اور اِظْہار، صاد اور ضاد میں ادغام اور اِظْہار جائز ہیں، اِظْہار میں حرف ایک صورت ط کو صاد یا ضاد بنائیں اِظْہار کو اِظْہار یا اِظْہار اور اِظْہار کو اِظْہار یا اِظْہار، قاعدہ: وال، ذال، زائیں سے کوئی ایک باب افتعال کے فاعل میں واقع ہو تو تاکہ دل سے بدلنا واجب ہے پھر وال میں صرف ادغام اِذْہر کے

۲۵۔ استفعال کی علامت یہ ہے کہ فاعل سے پہلے متعین اور تاسم کی
ماضی میں زیادہ ہوتے ہیں۔
۲۶۔ مستفعل یہ اسم فاعل ہے ثلاثی مجرد کے بغیر تمام ابواب کا اسم فاعل
مضارع معروف کے وزن پر ہوتا ہے علامت مضارع کی جگہ مفعول
ہوگا، آخر میں تعین علامت اسم ہوگی، اور اسم مفعول اسی قاعدہ کے مطابق
مضارع مجہول سے بنے گا۔

قاعدہ ۱۰، دو حرف ایک جنس کے ایک جگہ جمع ہو جائیں اور دونوں متحرک ہوں پہلے کی حرکت کو گرا کر پہلے کو دوسرے میں ادغام کرتے ہیں جیسے ان دونوں مثالوں میں کیا اس طرح مَعْدَ اصل میں مَعْدُ تھا پہلے دال کی حرکت کو گرا کر ادغام کیا مَعْدُ ہو گیا،

قاعدہ ۱۱، اگر دو حرف ایک جنس کے ایک جگہ جمع ہوں پہلا حرف ساکن اور دوسرا متحرک تو ادغام کرنا واجب ہے جیسے مَعْدُ اصل میں مَعْدُ تھا پہلا ساکن دوسرا متحرک ادغام کیا مَعْدُ ہو گیا۔

قاعدہ۔ اگر پہلا عرف محکم ہو اور دوسرا ساکن اور اس کا سکون لازمی ہو تو ادغام متع ہے جیسے مَدَدَن بہاں ادغام نہیں ہو سکے گا، اگر پہلا متحرک دوسرا ساکن لیکن اس کا سکون عارضی ہو تو ادغام کرنا یا نہ کرنا دونوں طرح جائز ہے اگر کا صیغہ اخچو ڈھے یہ مضارع سے بنا ہے مضارع میں سکون نہیں تھا امر کی وجہ سے عارضی سکون آ گیا اب اعتبار ہے چاہے تو ادغام نہ کیا جائے (اپنی اصلی حالت پر رکھتے ہوئے اخچو ڈھڑھا

جائے یا پہلے حرف کی حرکت گرا کر، اوفا م کیا جائے دوساکن جمع ہونے کی وجہ سے دوسرے حرف کو حرکت نکال کر دی جائے اَلشَّاکِنُ اِذَا حُوِّكِيَ حُوْکٌ یا نکستی کے مطابق یا قنوت خفیف حرکت سمجھتے دی جائے اس طرح اِخْتَرْتُ اور اِخْتَرْتُ ہا جائے گا، محمد اور بنی میں محمد ہی قانون جاری ہوگا۔ تنبیہ: اگر عین کلمہ پر فہم ہو تو دوسرے حرف کو اسی کی مناسبت سے فہم دینا بھی جائز ہے اسی وجہ سے مُذْمُذٌ مُذْمُذٌ اَمُذُّذٌ میں چار مورثیں ہیں۔

سکھ اخیلاں کی علامت یہ ہے کہ اس کی مانتی کے واحد غائب کے صیغہ میں مجزوء وصل اور عین کلمہ کے بعد الف اور لام کلمہ کا ہم جنس زائد ہوتے ہیں فائدہ اس باب میں تمام قوانین وہی جاری ہیں جو اخیلاں (خوار) میں بیان کئے چکے ہیں۔ اذھاتم اصل میں اذھاتم، اور یذھاتم اصل میں یذھاتم اور مذھاتم اصل میں مذھاتم تھا اسی طرح ہر مانتی، محمد بن عین میں صیغہ میں آئیں گی۔

تبیین :- اس باب اور افعال کا اسم مفعول بواسطہ حرف جار سے جو
اسم فاعل اور اسم مفعول بعد از او عام ایک طرح ہی ہوں گے اصل کے
لحاظ سے فرق ہوگا، جیسے مختار اسم فاعل ہی ہے اور اسم مفعول ہی اسم
فاعل اصل میں مختار اور اسم مفعول مختار تھا، اسی طرح مذہاتم
اسم فاعل اور اسم مفعول ہے اصل میں اسم فاعل مذہاتم اور اسم
مفعول مذہاتم تھا۔

وصلی نیست بلکہ ہمزہ قطعی است کہ حذف کردہ شدہ است از مضارع او یعنی فَعَلْتُ کہ در اصل تَأَكَّرْتُ
بودہ است از برائے موافقت اَكْرَمْتُ کہ در اصل اَكْرَمْتُ بودہ است ہمزہ ثانی از جهت اجتماع ہمزین افتاد
اَكْرَمْتُ شد۔

باب دوم بروزن تفعیل چون اَلتَّصَرُّفُ گرانیدن تصریفہ: صَرَفْتُ یَصْرِفُ تَصْرِيفًا فہو
مَصْرُوفٌ وَصَرَفْتُ یَصْرِفُ تَصْرِيفًا فہو مَصْرُوفٌ الامر منہ صَرَفْتُ والہی عنہ لَا تَصْرِفُ: التَّكْذِيبُ
وَالْكَذَابُ کسی را دروغ زن داشتن اَلتَّقْدِیمُ پیش شدن و پیش کردن، اَلتَّسْکِینُ بجای دادن اَلتَّعْظِیمُ
بزرگ داشتن، اَلتَّجْعِیلُ شتابی کردن

باب سوم بروزن تفعّل چون اَلتَّقَبُّلُ پذیرفتن تصریفہ تَقَبَّلَ یَتَقَبَّلُ تَقَبُّلاً فہو مُتَقَبِّلٌ
وَتَقَبَّلَ یَتَقَبَّلُ تَقَبُّلاً فہو مُتَقَبِّلٌ الامر منہ تَقَبَّلَ والہی عنہ لَا تَقَبَّلُ: التَّعْكَامُ مِوۃ خورن، اَللَّبَثُ
درنگ کردن، اَلتَّجَعُّلُ سافتن، اَلتَّبَسُّمُ دندان سفید کردن بدانکہ در باب تَفَعَّلٌ و تَفَاعُلٌ و تَفَعَّلٌ
ہر جا کہ دو تادراول کلمہ ہم آید روا باشد کہ یک تار ا حذف کند۔

اگر از مضارع معلوم است تَدَعَّلُ

سہ قاعدہ۔ تا مضارع جب داخل تفعّل اور تفاعل اور تفاعّل اور
تفعّل ہو تو اس باب کے مضارع معلوم ہیں ایک تاکو گرا تا جائز ہے
تَقَبَّلَ کو تَقَبَّلَ، تَقَابَّلَ کو تَقَابَّلَ۔ مَشَّخَّجٌ کو مَشَّخَّجٌ
پڑھنا جائز ہے لیکن مضارع مجہول ہیں ایک تاکو حذف نہیں کیا جاسکتا
اس لیے کہ اگر ہیں تاکو حذف کریں تو اسی باب کے مضارع معلوم
تاکو حذف کرنے کی صورت سے القیاس لازم آئے گا مجہول اور معلوم
دونوں تَقَبَّلَ، تَقَابَّلَ، مَشَّخَّجٌ ہوں گے اور اگر دوسری تاکو
حذف کیا جائے تو تَقَبَّلَ، تَقَابَّلَ، مَشَّخَّجٌ ہوں گی ویند دوسرے
اور اس باب کے مضارع مجہول کا ہے کیونکہ تَقَبَّلَ باب تفعیل اور تَقَابَّلَ
باب مفاعلہ اور مَشَّخَّجٌ باب فَعْلَلہ کے مضارع مجہول ہیں۔
اسی طرح تَفَعَّلَ کا تفعیل اور تَفَاعُلَ کا مفاعلہ اور تَفَعَّلَ کا فعللہ
کے مضارع مجہول سے القیاس لازم آتا۔

سہ باب تفعّل کی ماضی کے واحد فاعل کے صیغہ میں فاعل کے
پہلے تا زائد ہوگی اور عین کلمہ مشدّد ہوگا یعنی عین کلمہ کا ہم جنس نفع
زائد ہوگا۔

باب چہارم بروزن مفاعلۃ چون اَلْمُقَاتَلَةُ وَالْقِتَالُ بایک دیگر کارزار کردن تصریفہ قَاتَلَ
یُقَاتِلُ مُقَاتِلًا وِقَاتَلَ فہو مُقَاتِلٌ وَقَاتَلَ فہو مُقَاتِلٌ الامر منہ
قَاتَلَ والہی عنہ لَا تَقَاتِلُ: اَلْمُعَاقَبَةُ وَالْعِقَابُ بایک دیگر عذاب کردن، اَلتَّخَادُعَةُ وَالْخِدَاعُ
فریفتن، اَلْمِلَازِمَةُ وَاللِّزَامُ، باہم لازم گرفتن، اَلْمُبَادَلَةُ بَرکت گرفتن بخدائے عزوجل یا یکے یا بچیزے

باب پنجم بروزن تفاعل چون اَلتَّقَابُلُ بایک دیگر رو برو شدن تصریفہ تَقَابَّلَ یَتَقَابَّلُ تَقَابُّلاً فہو
مُتَقَابِّلٌ وِتَقَابَّلَ یَتَقَابَّلُ تَقَابُّلاً فہو مُتَقَابِّلٌ الامر منہ تَقَابَّلَ والہی عنہ لَا تَقَابَّلَ: اَلتَّخَافُتُ
بایک دیگر خن پنہاں گفتن، اَلتَّعَادُفُ، بایک دیگر شناختن، اَلتَّفَاخُرُ، بایک دیگر فخر کردن۔

اَمَّا رِبَاعِی نِیز بردوگونہ است یکی مجرور کہ در و حرف زائد نباشد دوم منفعّل کہ در و حرف زائد باشد
اما آنکہ در و حرف زائد نباشد آنرا ایک باب است و این باب لازم و متعدی نیز آمدہ است۔

آواز سے پڑھنا، تَخَافَتُ۔ بتکلف منفعت و سکون کا اظہار کرنا۔
عہ تَفَاعُلٌ باب کل علامت یہ ہے کہ فاعل کے پہلے تا اور بعد
میں الف زائد ہوتا ہے۔

عمل تَقَوُّبٌ اور مفاعلہ کی ماضی
مجہول تَقَوَّبَ ماضی معروف تَقَابَّلَ
اور تَقَابَّلَ سے بنائی گئیں غیر تلافی
مجرور سے ماضی مجہول بنانے کا طریقہ یہ
ہے کہ آخری حرف متنی بر فتح ہی ہے
گا اور آخر سے ماقبل کو کسرہ دیا جائے
اور باقی ہر متحرک حرف کو مفعولہ دیا
جائے اور ساکن کو اپنے حالی پر رکھا
جائے اس لیے جب الف کا ماقبل
مفعولہ ہو گیا تو الف کو واؤ سے بدل
دیا گیا۔

سہ ایک دوسرے سے لڑائی کرنا، یعنی باب مفاعلہ اکثر طور پر یائین
میں اشتراک کے لیے آتا ہے لیکن بھی عام ابواب کی طرح محاسب واد
سے آتا ہے لیکن ترکیبی ہی ظہر سے ایک ہی فاعل اور ایک مفعول ہوتا
ہے جیسے ضَاوَبٌ ذَمِیدٌ خَعْمًا، میں زیدٌ فاعل اور عَمْرٌو مفعول ہے
اگرچہ معنوی ہی ظہر سے ہر ایک فاعل اور ہر ایک مفعول سے معنی ہوگا،
زید نے عمر کو اور عمر نے زید کو مارا، لیکن عَمْرٌو قَبِیضٌ اَلنَّصْرُ، میں
نے چور کو سزا دی، اس میں معنوی اعتبار پر بھی ایک ہی فاعل اور ایک
ہی مفعول ہے۔

سہ اَلْمُبَادَلَةُ کا مفعول نے جو ترجمہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ
سے برکت حاصل کرنا یا کسی آدمی سے یا کسی چیز سے لیکن صحیح ترجمہ اس
طرح ہے جو اَلْمُبَادَلَةُ میں ہے، اَلْمُبَادَلَةُ اَلْمُبَادَلَةُ، کسی آدمی کے حق میں
برکت کی دعا مانگنا، ماضی ہونا۔

مَادَلَکَ اَللّٰہُ لَکَ وَفَیْکَ وَعَیْکَ وَیَا ذَکَکَ، اللہ تجھ کو مبارک
کرے،

کہتے ہیں۔ یَا رَکَّ عَلَی الْاَیْمِیَا وَ اَلْہِم۔ یعنی اے اللہ تھام لے
انہی کریم آدمی کی اولاد کو جو شرافت و بزرگی اور عزت بخشی ہے وہ
چیشہ برقرار رکھ۔

سہ اَلتَّخَافُتُ کا ترجمہ مضعف نے کیا ہے، ایک دوسرے سے ہات
پوشیدہ کہنا، لیکن المعجز نے ترجمہ اس طرح کیا ہے۔ تَخَافَتُ بَکَلَاکَیْہِ وَ
صَوْتِہِ، پوشیدہ رکھنا، پست کرنا، آہستہ کرنا مِیَا نَقْرَآۃ، پست

باب اول بروزن فعلکۃ چون البعثرۃ برانگفتن. **تصرفیہ** بعثر بعثر بعثرۃ فهو مبعثر وبعثر یبعثر بعثرۃ فهو مبعثر الامر من بعثر والنہی عنہ لا تبعثرۃ الدحرجۃ لیسار گردانیدن العسکرۃ لشکر را فتن، القنطرة پل بستن، الذعفرۃ رنگ کردن بزعفران.

اما رباعی منشعب کہ در و حرف زائد باشد آن نیز بردو گونه است یکی آنکہ در و ہمزہ وصل نباشد و دیگر آنکہ در و ہمزہ وصل باشد اما در و ہمزہ وصل نباشد آنرا نیز یک باب است و ایں باب لازم است در قرآن شریف نیامده است۔

باب اول بروزن تفعلل چون التسریل پیراہن پوشیدن **تصرفیہ** تسربل تسربل تسربلا فهو متسربل الامر من تسربل والنہی عنہ لا تسربل التبرقع برقع پوشیدن القفاقر مقبور شدن التزندق زندق شدن، التبختر بنازخرامیدن اما آنکہ در و ہمزہ وصل در آید آنرا دو باب است، و ایں ہر دو باب لازم است۔

باب اول بروزن افعللال چون الابرنشاق شاد شدن **تصرفیہ** ابرنشاق ابرنشاقا فهو مبرنشاق الامر من ابرنشاق والنہی عنہ لا تبرنشاق الاخرنجاء جمع شدن، الابلدناح فرخ شدن جائیگاہ، الاسلنطاح برقرا فتن، الاخرنکاس، سیاہ شدن موئے۔ بدانکہ ایں باب در قرآن شریف نیامده است۔

حکم اس باب کا مصدر میں طرح فعلکۃ آئے ہے اسی طرح فعللال (با کسر ہئی) آئے ہے جیسے ستر زھفت سترھا فا، میں نے بچے کی غذا کو درست کیا، (اسی طرح اس باب کا مصدر فعللالا و بالفتح) ہئی آئے ہے جیسے صلفا لا، و شوا سار اور فعللی کے وزن پر آتا ہے جیسے قنقری (الٹا چمکے کی جانب چلنا، اور فعللا و رجم اول و ثانی و ثالث و رابع و ہمزہ) جیسے قرقصاء و سرین پر اس طرح بیٹھنا کہ دونوں ران پیٹ سے چسپاں ہوں،) تبصرہ رباعی مجرد ہو یا مزید اور تعلق مزید کے مقرب ہوا در کے بغیر اسی باب کے اسم مفعول کے وزن پر بھی مصدر آتا ہے اس کو مصدر بھی کہتے ہیں جیسے ثلاثی مزید، رباعی مجرد اور رباعی مزید کا اسم مفعول اور ظرف اور مصدر بھی ایک ہی وزن پر آتے ہیں گے مصدر بھی کا اس وزن پر آنا قیاسی ہے لیکن ثلاثی مجرد سے مصدر اگرچہ اسم مفعول کے وزن پر بھی آتا ہے لیکن وہ عامی ہے قیاسی نہیں ثلاثی مجرد کا مصدر بھی قیاسی طور پر تمام ابواب سے مفعول مفتوح العین آئے ہیں لیکن مثالی یا قیاسی سے مطلقا اور مثال دادی جس کا مضارع یفعل کے وزن پر ہوا اور فاعل مذکر ہوتا ہوا اس کا مصدر بھی مفعول کے وزن پر آئے ہے جیسے موعید اور مشیر اور حیل یوجعل سے بھی مفعول و بالکسر آتا ہے۔

حکم زندق کا لغوی معنی ہے دین ہونا، مجوسی کو بھی زندق کہا جاتا ہے مجوسی وہ ہے جو دوزخدا ماننے میں ایک خالق غیر اس کو بزوان کہتے ہیں، دوسرا خالق شر اسکو آخر من کہتے ہیں، اسی طرح انبیاء کرام کی شان میں یا معاہدہ کرام کی شان میں گستاخی کرنے والا زندق ہے عہہ سترین کی بھی تائیدی آجاتی ہے جیسے سترین اس کا معنی ہوگا ایک بار کر تہ پینا یا ایک قیم کا کر تہ پینا۔

باب دوم بروزن افعللال چون الاقشعرا، **تصرفیہ** اقشعرا اقشعرا اقشعرا اقشعرا اقشعرا الامر من اقشعرا اقشعرا والنہی عنہ لا تقشعرا لا تقشعروا الا قشعرا، سخت ناخوش شدن، الاشفعرا، پرانگندہ شدن، الاضمہرا، سرخ شدن چشم الاضمہرا، سخت شدن رخسار الاشفعرا، بند شدن بدانکہ ایں باب در قرآن شریف آئدہ است کما قال اللہ تعالیٰ تقشعروا من اجلۃ الذین یخشون ربہم (پ ۲۳)

اما ثلاثی منشعب کہ ملحق بر رباعی است نیز دو گونه است یکی آنکہ ملحق بر رباعی مجرد باشد و دوم آنکہ ملحق بر رباعی مجرد نباشد اما آنکہ ملحق بر رباعی مجرد باشد آنرا ہفت باب است۔

باب اول بروزن فعلکۃ بتکرار اللام چون الجلبۃ چادر پوشیدن **تصرفیہ** جلب جلب جلبۃ فهو مجلب وجلب یجلب جلبۃ فهو مجلب الامر من جلب والنہی عنہ لا تجلب السملۃ شافتن، و لیس هذا الباب فی القرآن۔

باب دوم بروزن فعلکۃ بزيادة النون بین الیمین والایم، چون القلنسۃ کلاه پوشیدن۔ **تصرفیہ** قلنس یقلنس قلنسۃ فهو مقلنس وقلنس یقلنس قلنسۃ فهو مقلنس الامر من قلنس والنہی عنہ لا تقلنس، و لیس فی القرآن۔

حکم اس باب کا مصدر میں طرح فعلکۃ ہے اور ملحق بر رباعی مجرد کے پہلے باب کا وزن بھی فعلکۃ ہے لیکن دونوں میں فرق یہ ہے کہ رباعی مجرد کے چار حرف اصل ہوتے ہیں، فاعل، مفعول، کلام اور دو لام لیکن ملحق تیققت میں ثلاثی مزید ہے رباعی مجرد کے وزن کے مشابہ ہونے کی وجہ سے اس کا نام ملحق ہوتا ہے اس کا پورا نام ثلاثی مزید فی ملحق بر رباعی مجرد ہے، اس میں دوسرا لام اصل نہیں بلکہ لام کلام کا ہم جنس آئے ہے اصل لفظ جلب ہے ایک یا کو زائد کیا بیٹے لام کلام کا تکرار سے زکد و لام بھی زائد ہے۔ فعلا جلبۃ کا وزن فعلکۃ ہونا چاہئے تھا لیکن آسانی کے لیے وزن میں تکرار لام کا اعتبار بھی کر دیا ہے ورنہ حقیقت میں جو لفظ زائد ہوتا ہے اسی کو بعینہ وزن میں زائد کیا جاتا ہے۔

حکم فعلکۃ فاعل و حرجۃ رباعی مجرد کا ہم وزن معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت میں اس میں عین اور لام کلام کے درمیان نون زائد ہوتا ہے نون کلام میں اصل نہیں کہ اس کا وزن فعلکۃ ہو بلکہ نون زائد کو وزن میں بعینہ زائد کیا جائے گا اسی لیے اس کا وزن فعلکۃ بیان کیا گیا ہے۔

حکم اس باب کی طرح ادغام ہوگا۔

حکم صنعت نے اگرچہ متعدی مزید کے ابواب کے افعال مجہول اور اسم مفعول نہیں ذکر کیے کیونکہ یہ لازم فعل ہیں لیکن بقیدی طلباء کو وزن کی پوجان کرانے کے لیے اکثر حضرات ان کے فعل مجہول اور اسم مفعول بھی ذکر کرتے ہیں کیونکہ ان آؤن کے ساتھ ہی حرف جاز ذکر کر کے متعدی بنایا جاتا ہے مکمل آیت کریمہ کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے بریکٹ میں ان مذکورہ الفاظ گرا کی ترجمہ ہے۔ اللہ نے اناری سب سے ابھی کتاب کا اول سے آخر تک ایک ہی ہے دوسرے بیان والی ہے (اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں ان کے بدن پر جاپے رب سے ڈرتے ہیں پھر انکی کھالیں اور دل نرم پڑتے ہیں یاد خدا کی ذوق رغبت میں، اللہ کی ہدایت ہے راہ دکھائے اسے جسے چاہے اور جسے اللہ کرے اسے کوئی راہ دکھائے والا نہیں۔)

باب ششم در وزن فعيلة بزيادة الياء بين النين واللام چون الشريفة، افزونی بر گهائی گشت بریدن.
مترصفه شريف يشريف شريفة فهو مشريف وشريف يشريف شريفة فهو مشريف،
 الامر منه شريف والهي عنه لا تشريف، الجزيلة زانددون، وليس في القرآن.

افصال، انفصال، مفارقت، مفارقت کے معنی ہیں۔
مفارقت معلوم میں بھی صرف "افقین" (علامات مفارقت) مفارقت مفارقت
ہوتے ہیں۔
مفارقت، مفارقت، مفارقت اس نے مفارقت کے مفارقت مفارقت،
مفارقت، مفارقت کے مفارقت، اس طرح مفارقت مفارقت مفارقت۔

پیرا ہن بے آستین پوشا نیدن۔
 سوزِ دل اور شریعت اور ان دونوں بابلوں کے دوسرے قلعوں میں
 قائلین جاری نہیں کیا حالانکہ داؤد اور یاسوچ پہلے ماقبل ان کے حرف
 یہ مع ساکن ہوتا تھی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیتے ہیں اور حرف علت
 کو ماقبل حرکت کے مطابق تبدیل کرتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ قائلین بیان
 کرتے ہوئے اسکی شرائط میں یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ وہ کلمہ طبع نہ ہو مطلق
 میں قانون جاری اس لیے نہیں کرتے کہ اس کا وزن برقرار رہے اور حسن
 فطرت زیادتی سے اس کو مطلق بنانا مقصود ہے وہ بھی اصلی حالت میں
 برقرار رہے۔

اما آنکه طلق بر باغی منشوب باشد آن نیز بر دو گونه است یکی آنکه طلق به تدحج باشد دوم آنکه طلق بر اخراج باشد اما آنکه طلق به تدحج باشد آنرا بهشت باب است -

۱۴۰ فلسفہ اہل میں فلسفی تھا یا متحرک ماقبل مفتوح اس کو الف سے تبدیل کیا فلسفی ہو گیا۔
۱۴۱ فلسفہ اہل میں فلسفی تھا یا متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف سے تبدیل کیا فلسفہ ہو گیا۔ الف اور ذون تخرین کے درمیان التفار ساکنین ہو گیا۔ الف کو حذف کر دیا۔ فلسفی ہو گیا۔
۱۴۲ فلسفہ اہل میں فلسفی تھا یا متحرک ماقبل مفتوح اس کو الف سے تبدیل کیا فلسفی ہو گیا۔
۱۴۳ فلسفہ اہل میں فلسفی تھا یا متحرک ماقبل مفتوح اس کو الف سے تبدیل کیا فلسفی ہو گیا۔ الف اور ذون تخرین کے درمیان التفار ساکنین ہو گیا۔ الف کو حذف کر دیا۔ فلسفی ہو گیا۔
۱۴۴ فلسفہ اہل میں فلسفی تھا یا متحرک ماقبل مفتوح اس کو الف سے تبدیل کیا فلسفی ہو گیا۔
۱۴۵ فلسفہ اہل میں فلسفی تھا یا متحرک ماقبل مفتوح اس کو الف سے تبدیل کیا فلسفی ہو گیا۔ الف اور ذون تخرین کے درمیان التفار ساکنین ہو گیا۔ الف کو حذف کر دیا۔ فلسفی ہو گیا۔
۱۴۶ فلسفہ اہل میں فلسفی تھا یا متحرک ماقبل مفتوح اس کو الف سے تبدیل کیا فلسفی ہو گیا۔
۱۴۷ فلسفہ اہل میں فلسفی تھا یا متحرک ماقبل مفتوح اس کو الف سے تبدیل کیا فلسفی ہو گیا۔ الف اور ذون تخرین کے درمیان التفار ساکنین ہو گیا۔ الف کو حذف کر دیا۔ فلسفی ہو گیا۔
۱۴۸ فلسفہ اہل میں فلسفی تھا یا متحرک ماقبل مفتوح اس کو الف سے تبدیل کیا فلسفی ہو گیا۔
۱۴۹ فلسفہ اہل میں فلسفی تھا یا متحرک ماقبل مفتوح اس کو الف سے تبدیل کیا فلسفی ہو گیا۔ الف اور ذون تخرین کے درمیان التفار ساکنین ہو گیا۔ الف کو حذف کر دیا۔ فلسفی ہو گیا۔
۱۵۰ فلسفہ اہل میں فلسفی تھا یا متحرک ماقبل مفتوح اس کو الف سے تبدیل کیا فلسفی ہو گیا۔

قَلَسَاۃً اُنکے باب میں کسی جگہ برا اعلال نکلیا جاتا ہے کیونکہ ایک وجہ تو یہ ہے کہ اس میں جاری ہونے والے قوانین میں ترمیم نہ ہونے کی قید نہیں کی گئی۔ لام کلمہ میں تغیر ملحق، غیر ملحق میں ایک جیسا ہوتا ہے، دوسری وجہ کی طرف مصنف نے خود ہی اشارہ کیا ہے کہ لام کلمہ کے بعد یا کو الھت سے بدل کر زائد کیا جاتا ہے گویا کہ تغیر کا اعتبار پہلے کیا جاتا ہے اور الحاق کا بعد میں اس طرح اعلال درست ہوگا۔

سلسلہ فنی اپنے اصلی حال پر ہے اس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔

باب اول بروزن تفعّل بزيادة الشاء قبل الفاء وتكرار اللام چون التجلّب چادر پوشیدن،
تصرفیه: تجلبّ تجلبّ تجلبّا فهو متجلّب الامر منه تجلبّب والنبی عنه لا تجلبّب
التغبرر رگروا لودشیدن، وليس فی القرآن۔

باب دوم بروزن تفعّل بزيادة الشاء قبل الفاء والتون بین النین واللام چون التقلّس کلاه پوشیدن
تصرفیه: تقلّس تقلّس تقلّسا فهو متقلّس الامر منه تقلّس والتنبی عنه لا تقلّس، وليس
فی القرآن۔

باب سوم بروزن تمفعّل بزيادة الشاء والیم قبل الفاء چون التمسک حالت خواری پیدا کردن،
تصرفیه: تمسک تمسک تمسکا فهو متمسک الامر منه تمسک والتنبی عنه لا تمسک: التمدل
مخ کردن بندیل، يقال تمدل الرجل اذا استعج به يديه البندیل۔ اعلم ان هذا الباب شاذ
بل من قبيل الغلط علی توهم الیم اصلا۔

باب چهارم بروزن تفعّل بزيادة الشاء قبل الفاء ومبع اللام چون التّعفّر عفریت شدن يقال تعفّرت
الرجل اذا صار عفریتا ای حیثا۔ تصرفیه: تعفّرت تعفّرت تعفّرتا فهو متعفّرت الامر منه تعفّرت
والنبی عنه لا تعفّرت اعلم ان هذا المثال غریب وليس فی القرآن۔

سلب تفعّل ملحق باب تفعّل اور جن کے ساتھ ملحق ہے وہ بھی تفعّل
ہے لیکن ملحق اور ملحق میں فرق یہ ہے کہ ملحق بہ میں صرف فاعلم سے پہلے تا
زائد ہے باقی جابر حروف اصل ہیں وائین اور دو لام، لیکن ملحق میں دو
حرف تا زائد ہیں، فاعلم سے پہلے تا زائد ہے اور لام کے بعد اسی کا ہم جنس
تا زائد ہے اس طرح ملحق میں اصل تین لفظ ہیں جیسے مثال تجلبّب دی گئی
اس میں اصل کلمہ تجلبّب ہے فاعلم سے پہلے تا اور لام کے بعد اسی کا ہم جنس
یا زائد ہے تجلبّب ہو گیا لیکن شدّ خوف کو کہ خوف سے بنا یا گیا جن میں
فاعلم سے پہلے صرف تا کو زائد کیا گیا۔

سلب تفعّل ملحق ہے کہ کلمہ اس میں اصل تین حروف ہیں اور فاعلم سے
پہلے تا زائد ہے اور عین کلمہ کے بعد لام کلمہ سے پہلے تون تا زائد ہے تفعّل
کا ہم وزن ہونے کی وجہ سے ملحق ہے۔
سلب تفعّل میں فاعلم سے پہلے تا اور ہم تا زائد ہے۔
سلب تفعّل ملحق ہے اس میں فاعلم سے پہلے تا زائد ہے اور لام کلمہ کے

معد بھی تا زائد ہے۔
سلب فاعول اکبری میں تمفعّل اور تفعّل دو وزن باؤں کو شاذ کہا گیا
ہے، فاعول اور اصول میں کہا گیا ہے کہ پہلا باب یعنی تفعّل اس لیے شاذ ہے
کہ وہ غلاب قیاس ہے اور دو سرا یعنی تفعّل اس لیے شاذ ہے کہ وہ
نا در ہے اس لیے کہ ہم مسکن اور منسل میں الحاق کے لیے نہیں بلکہ مسکن
اور مندل کی ہم کر فذیل کے قاف کی طرح فاعلم کا وہم کہا گیا ہے اگرچہ
قیاس یہ چاہتا ہے کہ یہ اصل میں تسکنت اور تشدّل ہونا چاہیے اس لحاظ
سے ہم زائد ہو گا اور وزن تفعّل ہی ہو گا، لیکن تفعّل کے وزن کا
وہم بھی ہے کہ ہم فاعلم ہو۔
خیال رہے کہ یہ وہم دوسرے باب میں اس طرح ہو سکتا ہے کہ
دوسری تا اصل ہو اور وہ دوسرا لام ہو یعنی مادہ اس کا عفرت ہو۔

باب پنجم بروزن تفعّل بزيادة الشاء قبل الفاء والواو بین النین واللام چون التّجودب پاسبان پوشیدن
تصرفیه: تجودب تجودب تجودبا فهو متجودب الامر منه تجودب والتنبی عنه لا تجودب: التّجودب
بسیار شدن، وليس فی القرآن۔

باب ششم بروزن تفعّل بزيادة الشاء قبل الفاء والواو بین النین واللام چون التّسرول انار پوشیدن
تصرفیه: تسرول تسرول تسرولا فهو متسرول الامر منه تسرول والتنبی عنه لا تسرول: التّسرول
گذشتن شب، وليس فی القرآن۔

باب ہفتم بروزن تفعّل بزيادة الشاء والياء بین الفاء والین چون التّخیعل پیراہن پہن تین
پوشیدن تصرفیه: تخیعل تخیعل تخیعلا فهو متخیعل الامر منه تخیعل والتنبی عنه لا تخیعل
التّعبیر برب سامان شدن، التّشیطن نافرمانی کردن بدانکہ اس باب در قرآن شریف نیامده است۔

باب ہشتم بروزن تفعّل بزيادة الشاء قبل الفاء والياء مبع اللام کہ در اصل تفعّل بودہ است صمد لام
را بحرف بدل کر دندبرائے موافقت یا پس صمد بریاد شوالہ داشتہ ساکن کر دند اتقائے ساکنین شد میان یا، و
توزین یا افتاد تفعّل شد چون التقلّی کلاه پوشیدن تصرفیه: تقلّی تقلّی تقلّیا فهو متقلّی

سلب تفعّل باب ملحق ہے اس میں فاعلم سے پہلے تا زائد ہے اور
فاعلم اور عین کلمہ کے درمیان واؤ تا زائد ہے، اس طرح ان دو لفظوں کے
زائد ہونے سے ثلاثی مزید کا وزن رہا جنی مزید کے تفعّل باب کے مشابہ
ہونے کی وجہ سے ثلاثی مزید ملحق بریائی ہو گیا، التجودب کا سینے ہے
جو راب ہفتا۔
سلب تفعول میں فاعلم سے پہلے تا زائد ہے اور عین کلمہ اور لام کلمہ کے
درمیان واؤ تا زائد ہے۔
سلب تفعیل میں فاعلم سے پہلے تا زائد ہے اور فاعلم اور عین کلمہ کے
درمیان یا زائد ہے۔
سلب تفعیل میں فاعلم سے پہلے تا زائد ہے اور لام کلمہ کے بعد یا زائد
ہے کیونکہ تفعیل اصل میں تفعّل تھا لام کے منکر کو یا کی مناسبت
کی وجہ سے کسرہ سے بدل لایا گیا ہو گیا۔ یا بعد منقل ملحق تھا اس کو گرا دیا
تفعیل ہو گیا، یا اور لزن توین دوسرا جن جمع ہوئے یا کو گرا دیا تفعیل
ہو گیا۔
سلب التعلّی اصل میں التعلّی تھا یا کے ماقبل منکر کو یا کی مناسبت

کی وجہ سے کسرہ سے بدل دیا اور یا پر صمد و شوالہ ہونے کی وجہ سے گرا دیا گیا
التعلّی ہو گیا، یہاں اب لام کی وجہ سے توین نہیں۔
سلب تقلّی اصل میں تقلّی تھا یا منکر ماقبل مفتوح یا کو الفت سے بدل
دیا تقلّی ہو گیا، تقلّی اصل میں تقلّی تھا یا منکر ماقبل مفتوح
یا کو الفت سے تبدیل کیا تقلّی ہو گیا۔ تقلّی اصل میں تقلّی تھا
یا کے ماقبل منکر کو یا کی مناسبت کی وجہ سے کسرہ سے تبدیل کیا تقلّی
ہو گیا۔ تقلّی اصل میں تقلّی تھا یا پر صمد نقل ہونے کی وجہ سے گرا
دیا گیا تقلّی ہو گیا یا اور لزن توین دوسرا جن جمع ہوئے یا کو گرا دیا
تقلّی ہو گیا۔ تقلّی امر و مزید معارف عاقل تقلّی ہے بنا یا
گیا علامت معارف کو حذف کیا آخر میں حرف علت کو گرا دیا تقلّی
ہو گیا۔ لا تقلّی جنی معارف کا میز معارف ماضی پر لا نبی داخل کیا جو آخر
کو جزم دیا ہے جب آخر میں حرف علت ہو تو علامت بڑی حرف علت
کو گرا دیا ہے اس لیے حرف علت کو گرا دیا لا تقلّی ہو گیا۔

باب دوم بروزن اِغْتِلَاجُ بِنْيَادَةِ هَمْزَةِ الْوُكُلِ قَبْلَ الْفَاءِ وَالتَّوْنِ بَيْنَ الْفَيْنِ وَاللَّامِ وَالْيَاءِ بَعْدَ اللَّامِ، چوں
الِاسْتِنْقَاءُ سِتَانِ بَارِخْتَنِ بِدَانِكِه اِسْتِنْقَاءُ دِر اَصْلِ اِسْتِنْقَائِي بُودِه اَسْتِ يَا بَعْدَ الْفَاءِ اِفَادِيسْ هَمْزَةُ كَسَتْ
اِسْتِنْقَاءُ شَدَّ تَصْرِيفِه اِسْتِنْقِي اِسْتِنْقَاءُ فِهْمُ مَسْلُوقِ الْاَمْرِ مِنْ اِسْلَاقِ وَالْهِيَ عَزَّ لَا تَسْلُوقِ: اَلْاِسْمُ وَنَدَا
غَلْبِه كِرْدَنِ خَوَابِ بَرْدَمِ بَدَا اِلِ الْحَقِّكَ اللهُ تَعَالَى بِالصِّدِّيقِ الْحَقِيقِ كِه الْحَاقُّ دِر اَفْتِ بَعْنِي دَر رِيْدَنِ، و دَر
رسانیدن سِت و در اصطلاح اهل صرف آنست که در کلمه حرفی زیاده کنند تا آن کلمه بروزن کلمه دیگر شود و از برای
آنکه معامله که با ملحق به کرده شود با ملحق نیز کرده آید و شرط الحاق آنست که مصدر ملحق با مصدر ملحق به موافق باشد و فی الف

صلہ ملحق تمام ابواب جن کے شروع میں تا آتی ہوئی ہے وہ الحاق کے لیے نہیں بلکہ مطاوعت کے معنی کے لیے ہے کیونکہ اول کلمہ میں زیادتی الحاق کے لیے نہیں ہوتی **صلہ** مطاوعت کا مطلب یہ ہے ایک فعل کے بعد دوسرا فعل ذکر کیا جائے جو دلالت کرے کہ پہلے فعل کے فاعل کا اس کے مفعول نے قبول کر لیا ہے جیسے **فَشَرُّهُ قَاتِلُهُ** میں نے اسے خوشخبری دی وہ خوش ہو گیا۔ **صلہ** افتلاؤ کی علامت یہ ہے کہ فاعل سے پہلے جہزہ وصلی زائد ہوگا۔ عین کلمہ کے بعد نون زائد ہوگا اور لام کلمہ کا تکرار سینے لام کلمہ کا ہم عین زائد ہوگا۔ **صلہ** الافقاس مستقل ہونا، مضبوط ہونا، بہت بڑھا ہونا، کسی چیز کا موڑنا۔

صلہ افتلاؤ کی علامت یہ ہے کہ فاعل سے پہلے جہزہ وصلی عین اور لام کلمہ کے درمیان نون زائد ہوگا اور لام کلمہ کے بعد یا ہوگی جو جہزہ بن جائے گی

عبد المازق ابن قاضي عبد العزيز ابن قاضي فيض احمد ابن قاضي غلام نبی رحمۃ اللہ علیہم

3

[illegible]

شاہ صاحب کے ”ہدایاتِ قدیم“ ہیں جس میں انھوں نے فاضلانہ انداز اور ادیبانہ رنگ میں شخصیت و کردار کی اہمیت پر بھرپور اظہارِ خیال فرمایا ہے۔۔۔ حضرت علامہ شرف صاحب کے بارے میں جو کچھ فرمایا جی اور حق ہے۔۔۔ آخری پیرا اگر ان میں تاریخی پچھڑ پچھاڑ اور اعتقادی بحث و دیکھ سے حضرت علامہ کے گرد نہ کو

فاضل مصنف نے الفاظ و حروف سے خوش صورت ایوان بنائے ہیں جہاں شاہد معنی جھوٹوں کو لے جھانک رہے ہیں، جہاں جذبات کی قدیلوں اور احساسات کے جھاڑ فانوس سے فضا میں جگمگا رہی ہیں۔۔۔ جہاں زندہ و پائندہ شخصیات اپنے اپنے کچھ کر گزرنے کا وقت آگیا ہے۔۔۔ اب آئیے خون

سید

پہم کتاب شفاعت مصطفیٰ (علیہ السلام)

مؤلف — علامہ فضل حق خیر آبادی

مترجم۔۔۔ مولانا محمد عبدالکیم شرف قادری

قیمت ----- ڈاکٹر دارجلد = ۱۰۰/، لیننیشن = ۹۰/

پٹنے کا پتہ ----- مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ

اندر روٹ نمبر ۱ گیسٹ - لاہور

عہد حاضر کے مستشرقین نے سیرت رسول ﷺ اور اسلامی تعلیمات کا مطالعہ مسلمانوں سے کہیں بڑھ کر کیا اور مسلمانوں پر طرح طرح کے اعتراضات کی جو چھاڑ کر دی، مسلمان علماء نے ان اعتراضات کے نہایت مضبوط جوابات بھی دیئے، اس کے باوجود کہ لوگ مستشرقین کے داؤ پیچ سے متاثر اور مرعوب ہو گئے، مگر اہل علم بھی ان اثرات کی زد میں آئے، نتیجہ یہ ہوا کہ کچھ مسلمان کھلانے والے لوگ بھی جی بجلی بجلی باتیں کرنے لگے، ایسے اہل علم کی لگاری بے راہروی نے امت کا شیرازہ منتشر کر دیا، پر تشری نے یہ دن بھی دکھایا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات گرائی کہ بعض اوصاف کا بھی انکار کیا جانے لگا، مسلمان کھلانے والے

منازین مغرب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی کو بھی شامزدہ پایا، مستشرقین کے شبہات کے زیر اثر برصغیر میں بھی کئی لوگوں نے احمولہ امت پر کڑی ضرب لگائی۔

مختصر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت

مسئلہ بھی ایسے ہی مسائل میں سے ہے جنہیں دانشور متنازع بنا دیا گیا۔ چنانچہ تقویت الایمان کے مصنف مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنی تصنیف میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام شفاعت کی بڑی جاکھکستی سے نفی کر دی، اس کے رد عمل میں علامہ ابوالحسن نے کئی تصنیفات و تالیفات کے ذریعے غیرت الایمان اور اسلامی حیثیت کا اظہار فرمایا، اسی سلسلے میں علامہ النداء علامہ فضل حق خیر آبادی نے بھی ”تحقیق القنوی فی ابطال الطغوی“ فارسی زبان میں تحریر فرمائی، جس میں اہل محبت کے لئے فضائل و مناقب کا خاصا ذخیرہ بھی ہے اور اہل علم کے لئے علمی تحقیقات بھی۔ یہ کتاب علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے

علیٰ مرتضیٰ قاسم کا پندہ دینی ہے اس کتاب کے مصنف
سے معلوم ہوتا ہے کہ علامہ شفیق نقشبند اور علامہ
ابوب کے علاوہ فقیر، محدث اور اصول فقہ پر بھی
گہری نظر رکھتے تھے شرف الہست مولانا محمد
عبدالحکیم شرف قادری صاحب مدظلہ نے اس کتاب
کا اختتام سلیم، رواں اور ترجمہ شفاعت مصطفیٰ کے

نام سے کیا ہے، پاکستان میں یہ کتب دوسری مرتبہ طبع ہوئی ہے اس ایڈیشن کے آخر میں تعزیت لایمان کے رد میں علامہ فضل حق خیر آبادی کی پہلی تحریر مع ترجمہ شامل کر دی گئی ہے جو نامال فخر مطبوعہ قسمی امید ہے کہ قارئین کتب ایمانی غیرت اور حشوق رسول ﷺ کی جلالت کو محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکیں گے کتاب کی جلد پر گنبد خضریٰ، سوانح شریف اور منبر رسول کی انتہائی دیدہ زیب تصویروں نے کتاب کے ظاہری حسن و جمیل کو دو بلا کر دیا ہے، جبکہ حضرت شرف صاحب دام نکلہ کے ترجمہ نے کتاب معنوی خوبصورتی کو اردو دان قارئین کے لئے بے غائب کر دیا ہے۔

اسم کتاب: من عقائد اہل السنۃ

مصطفیٰ علامہ محمد عبدالکلیم شرف قادری نقشبندی

لغت تحریر: مہنی

۳۸۸ صفحات

مسلمانوں کی اپنے عقائد سے وابستگی کوئی اصل
چھٹی بات نہیں اور تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ ملی
کو آہی کے باوجود مسلمانوں نے کبھی بھی اپنے عقیدے
پر سوسہ بازی نہیں کی۔

چنانچہ غیر مسلم قوتوں نے اپنی سازشوں کا ہدف اسی بات کو بنایا اور ملت اسلامیہ کو محکوم کرنے کے لئے علاقہ میں تشکیک کا سہارا لے کر امت مسلمہ میں انتشار و افتراق کا بیج بویا۔

لیکن چونکہ اسلام دین حق ہے اور اس کا محافظ خود خالق کائنات ہے اس لئے ہر دور میں ایسی شخصیات پیدا ہوتی رہیں جنہوں نے حالات کی تکفینی اور کسی طاقت کی طاقت کی طاقت کی ہوا کے بغیر حق پر دین کا فرض انجام دے کر دشمن اسلام کی اس سازش کو بے نقاب کیا۔

ان آداب نماز شخصیات کی ایک طویل فہرست ہے۔
 جن میں بعض غریب میں جن نفوس قدسیہ نے پائیدار اور
 داری مصلحتی ان میں حضرت مجدد الملت عالی اور حضرت
 امام احمد رضا بریلوی رحمہما اللہ کے نام نہایت نمایاں
 ہیں۔

مؤخر الذکر امام نے انگریز ہند اور تام نمار

مسلمانوں سے مقابلہ کر کے اپنی اسلام اور عقائد
الہیہ کے خلاف سازشوں کاٹ کر مقابلہ کیا اور یوں
امت مسلمہ کو گمراہی کے بخنور میں جانے سے بچا لیا۔
لیکن غیر مسلم قوتیں اس موقع پر بھی میدان میں
آئے انہیں اور اپنوں نے اس شخصیت کو جس نے اسلاف
کے عقائد کا تحفظ کیا تھا ایک نئے فرقے کا بانی قرار دے
کر جابجائی کرنے کی کوشش کی کہ احمد رضا بریلوی اور ان
کے متبعین کے عقائد اسلام اور عقائد الہیہ سے
مصادم ہیں۔

چنانچہ ان تھوڑی سی اشیر باد پر "البریلویہ" نام کی ایک کتاب لکھی گئی جس میں محمد بن اسمٰعیلؒ کی گزشتہ اور حاضری کے خلاف باتوں کے ذریعے اس عہد کو عالم اسلام بالخصوص علمائے عرب کے سامنے بدنام کرنے کی سازش کی گئی حالانکہ حرمین طہیج کے جید علماء حضرت شاہ ابو ہریرہؒ بریلویؒ کی تحریرات کی فحاش حسینؒ پیش کر کے انہیں امرائے اسلام کے ذریعے نواز چکے تھے۔

الحمد للہ! اور حاضر کے نامور محقق میرا
 دوست و تنقیف کے شہسوار شیخ الحدیث علامہ
 عبدالحکیم شرف قادری نے جن کا نام علی مغلز
 کوئی نافرمانی نہایت سنجیدگی، استانت اور مضبوطی
 کے ساتھ ثابت کیا کہ حضرت امام احمد رضا بریلوی

مقامی تصانیف کے ذریعے جن عقائد کو ثابت کیا ہے
گرام سے لے کر آج تک اُسے تمام علماء و مشائخ
عقائد کا رہنما رہا۔

علامہ شرف قادری کی یہ ہیں قیمت تفصیلی
 "سن عقائد اہل السنۃ" عربی زبان میں عقائد اہل السنۃ
 ایک جامع کتاب ہے جس کی زبان ضابط شیریں
 شستہ انداز مالدار و محققانہ فرمیکہ کہ کتاب عقائد

اسلام پر ایک جامع انسائیکلو پیڈیا ہے اور اس میں
ذوق کی ہر دو بات موجود ہے جس کی کسی بھی
مراج اور غیر متعصب صاحب ذوق قاری کو ضرور

تیسرا باب محمد صدیق ہزار



مکتبہ قادریہ لاہور

Ph:042- 37226193, Cell:0321-7226193